رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۵۱

اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر

دفتر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ بھائی ...

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...

رؤسا وجاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

ششماہی ...

فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۶ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (ترانہ فخر مرسلین) ... ص۱

انتخاب الاخبار ... ص۲

قادیانی اور بہائی دو اسپہ گاڑی ... ص۳

موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی ... ص۵

(قادیانی مشن) ...

دعوت ... ص۶

قرآن کی طرح حدیث رسول بھی ... ص۸

... ص۹

... ص۱۲

... ص۱۳

... ص۱۶

اشتہارات ... ص۱۷–۲۰

ترانہ فخر مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی غلام رسول صاحب ہوشیارپوری)

یہ گویا کئے ابن مریمؑ ترانہ
وہ روح مقدس جب آئیگی حق سے
نہیں میری باتیں تمہیں اب گوارا
نہیں حق کو سننے کی اب تاب تم میں
مرے بعد آئے گی وہ روح کامل
عدالت سے بھر دیگا دنیا وہ ساری
مرا جانشیں ہوگا مجھ سے گرامی
وہ لائیگا حق سے مکمل شریعت
جب آئے گا وہ رسول خدا
تو دکھ پر اس کا سکہ چلیگا
چھوڑو اور ضد اور ہٹ کو بے چند میری

مرے بعد احمد نبیؐ کو ہے آنا
تو بھر دیگی نیکی سے سارا زمانہ
مجھے ہو کے رخصت جہاں سے ہے جانا
تمہیں کو نہیں اب ہے باتیں بتانا
جو لائیگی پیغام رب زمانہ
وہ ہوگا ... رسول یگانہ
رہیگا ابد تک اسی کا فسانہ
جو کر دیگی پہلی کتب کو پرانا
تو پھر نہ چلیگا کسی کا بہانہ
تمہیں بھی ہے لازم ... کو لانا
کہ احمد کے در پر ...

انتخاب الاخبار

۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء

—— امرتسر شہر اور دیگر تمام شہروں میں رمضان المبارک کا پہلا روزہ بالاتفاق ۱۵۔ اکتوبر کو رکھا گیا۔ آج تک کسی شہر سے اختلاف روائت کی اطلاع نہیں ملی۔

—— امرتسر ۱۔ اکتوبر کو چوہدری افضل حق۔ مولوی عبدالسلام ہمدانی اور غلام نبی جانباز (احرار) کا مقدمہ اے۔ ڈی۔ ام صاحب کی عدالت میں پیش ہوا۔ جو بغیر کسی کارروائی کے ۱۴۔ اکتوبر پر ملتوی ہوا۔ پھر ۱۴۔ اکتوبر کو معمولی کارروائی کے بعد ۴۔ نومبر آئندہ پیشی مقرر ہوئی۔

—— ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی ۱۴۔ اکتوبر کو لکھنؤ سے ایک ماہ کی قید کاٹ کر رہا ہو گئے ہیں۔ خاکسار بدستور یوپی میں سول نافرمانی کرتے جا رہے ہیں۔ گرفتاریاں بھی جاری ہیں۔ ۱۴۔ اکتوبر کو لکھنؤ میں خاکساروں اور پولیس کا تصادم ہو گیا۔ طرفین کے پندرہ پندرہ آدمی زخمی ہوئے۔

—— پٹنہ۔ بہار اسمبلی نے مسلم اوقاف بل بغیر رائے شماری کے منظور کر لیا ہے۔

—— کراچی ۱۵۔ اکتوبر۔ گورنر سندھ نے منزل گاہ ایجی ٹیشن کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام صوبہ سندھ میں چھ ماہ کے لئے ایک آرڈی نینس جاری کر دیا ہے جس کی رو سے با اختیار افسروں کو ہر اس شخص کو گرفتار کرنے کا اختیار ہوگا جو امن عامہ کے خلاف کارروائی کرے یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

—— نئی دہلی۔ ۱۴۔ اکتوبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ہندوستانی فوجیں جو ہندوستان سے باہر بھیجی گئی تھیں وہ صحیح سلامت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی ہیں۔ کسی ہندوستانی سپاہی کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

—— اسلامیہ ہائی سکول الہ آباد کو کالج بنانے کے لئے اعلیٰ حضرت شہریار دکن نے دس ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

—— نیوز کرانیکل مظہر ہے کہ روس اور ترکی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے ترکی درہ دانیال اور باسفورس کو تمام دول کے جنگی جہازوں کے لئے بند رکھیگا۔ اس کے بالمقابل روس بلقانی ریاستوں میں سے کسی پر حملہ نہیں کریگا۔ (انقلاب ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

ناظرین نوٹ کرلیں

(۱) آئندہ پرچہ (اہلحدیث ۲۷۔ اکتوبر) بوجہ سالانہ تعطیل شائع نہیں ہوگا۔ پرچہ ہذا کے بعد نئے سال کا پہلا پرچہ ۳۔ نومبر کو شائع ہوگا۔

(۲) جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ اکتوبر میں ختم ہے۔ ان کی طرف سے اگر ۲۔ نومبر تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ وصول نہ ہوگی تو

آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے خریدار حضرات کا فرض ہے کہ وی پی کو واپس کر کے دفتر کو محصول ڈاک کا زیر بار نہ ہونے دیں

(۳) آئندہ پرچہ میں ماہ نومبر کا حساب دوستاں بھی درج ہوگا۔

(۴) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۹ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— قاہرہ ۱۴۔ اکتوبر جلالۃ الملک شاہ فاروق نے تمام اسلامی ممالک کے نام ایک تقریر کے ذریعہ (جو براڈ کاسٹ کی گئی تھی) اپیل کی ہے کہ رمضان المبارک میں جنگ اور اس جیسی دیگر مصیبتوں سے نجات پانے کے لئے دعا کی جائے۔

رسالت اور بشریت

یہ رسالہ مولانا سیالکوٹی کے نتائج قلم سے ہے۔ موصوف نے رسالت اور بشریت کے متعلق نہایت عالمانہ بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر کامل تھے۔ اور اس مضمون کو قرآن و حدیث و اقوال بزرگان سے مدلل کیا ہے۔ رسالہ کے آخری حصہ میں فرقہ قائلہ کے شبہات کے تحقیقی جوابات بادلیل دیئے ہیں اسی رسالہ کے ساتھ حدیث الایمان بضع وستون شعبۃ الحدیث کی مختصر اور جامع شرح سلیس اردو میں لکھی ہے۔ خریداران رسالہ تبلیغ کو حسب قاعدہ مفت پہنچے گا۔ بشرطیکہ انہوں نے نئے سال کی خریداری کے لئے چندہ ۱۲ بھیجدیا ہو۔ ان کے علاوہ رسالہ کی قیمت مع محصول ڈاک ۸ ہے۔ پتہ ذیل سے طلب کریں

(۱) شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ مولانا محمد ابراہیم صاحب

(۲) محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر

صرف رمضان المبارک میں!

تفاسیر اربعہ ثنائیہ کی قیمت میں

حیرت انگیز رعایت

نام	اصل قیمت	رعایتی
تفسیر ثنائی اردو مکمل آٹھ جلد	۱۲	۸
(علیحدہ علیحدہ فی جلد کے خریدار کو ۱۲ کی بجائے ۱)		
تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی	تین روپیہ	دو روپیہ
تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان عربی	۱۰	۸
تفسیر بالرائے جدید تالیف	۱۰	۸

ان تفسیروں کا اشتہار کئی بار اخبار اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے۔ شائقین اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ محصول ڈاک وغیرہ بہرحال بذمہ خریدار ہوگا۔

مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

—— پشاور معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے آفریدیوں کو برطانوی علاقے اور برطانوی باشندوں کو [illegible] میں جانے سے روک دیا ہے۔ یہ حکم اسلئے دیا گیا ہے کہ سردار علی احمد کے لڑکوں نے آفریدیوں کے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۶- رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ

قادیانی اور بہائی

دو اسپہ گاڑی

اسلام کے اندر پرانے زمانے میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مسائل فرعیہ میں بہت کچھ اختلافات کئے۔ اُن میں سے کچھ زندہ رہے اور کچھ مٹ گئے۔ ایک زمانہ تھا کہ فرقہ معتزلہ نے بڑا عروج حاصل کر کے حکومت اور خلافت پر قبضہ کر لیا اور اپنے مخالف (علماء، محدثین اور فقہاء) پر بڑے بڑے مظالم توڑے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی لوٹ گئے اور ایسے ٹوٹے کہ ان کی شان میں کہا جا سکتا ہے۔ هَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ؂ اسی طرح روافض اور خوارج پیدا ہوئے جنہوں نے بہت کچھ غلو کیا۔ متاخرین میں سے اس وقت ایسے دو گروہ ہمارے سامنے ہیں جنہوں نے اُن امور میں اختلاف کیا جن میں پہلوں نے نہیں کیا تھا۔ ان گروہوں سے ہماری مراد قادیانی اور بہائی فرقے ہیں۔ ان کا اصولی اختلاف جمہور اہل اسلام سے مسئلہ نبوت میں ہے۔ پھر ان دونوں میں آپس میں بھی تھوڑا سا اختلاف ہے۔

بہائی لوگ شیخ بہاء اللہ کو پیغمبر صاحب شریعت مستقل سمجھتے ہیں۔ قادیانی مرزا صاحب متوفی کو [illegible] شریعت نبی مانتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے چونکہ قرآن مجید کے بھی قائل ہیں اس لئے جو وصف (خاتم النبیین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں قرآن میں آیا ہے۔ اُسے دونوں فریق مانتے ہیں۔ مگر ماں کر اس کی تاویل جدا جدا کرتے ہیں۔ قادیانی اس کے معنی جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق انہوں نے اپنا ما فی الضمیر اس شعر میں بتایا ہے جو آنحضرت کے حق میں لکھا ہے ؎

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہو کر
گئے آخر (نبی گر) اور ختم الانبیاء ہو کر

یعنی بقول اُن کے آنحضرت کے وصف خاتم النبیین کے معنی ہیں نبی بنانے والا۔ یعنی آپ کے کامل اتباع سے مسلمان امتی نبی بن جایا کریں گے۔ چنانچہ بقول ان کے ایسے انبیاء میں سے ایک نبی مرزا صاحب بھی ہیں۔ ایسے نبی کے لئے ان کا اصطلاحی لفظ بروزی نبی یا امتی نبی ہے۔

بہائی گروہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں کرتا وہ اصل معنی میں آنحضرت کو خاتم النبیین مانتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہر ایک سلسلہ نبوت ایک خاص وقت تک چلتا ہے۔ اس کے بعد جو پیغمبر آتا ہے وہ پہلے سلسلے کو ختم کر کے نئی شریعت جاری کرتا ہے چنانچہ [illegible] کیا [illegible]

[illegible] پیغمبر [illegible] کے [illegible] میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی ہے "نئی شریعت اور نئے پیغمبر کی ضرورت"۔ نوٹ: (مضمون نگار بہائی جماعت شیخ بہاء اللہ کے خلیفہ عباس آفندی سے ملاقات کا ذکر ہے) جب ان سے پوچھا گیا کہ آنحضرت کا منصب کیا ہے۔ تو جواب ملا کہ پیغمبر اور خدا کے درمیان ایک پیغمبر کا درجہ ہے جو خدائی سے نیچے ہے اور پیغمبری سے اوپر۔ چونکہ جب سے بہائیوں کی کتب بہاء اللہ اور مرزا میں اس امر پر کافی بحث ہو چکی ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت اور رسالت کا تھا تو اس کے بعد کسی ایک بہائی تحریر میں بھی شیخ بہاء اللہ کو پیغمبر کے لقب سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ زیر نظر مضمون میں بھی یہ لفظ صراحۃً ملتا ہے۔ امید ہے کہ بہائی گروہ آئندہ شیخ بہاء اللہ کے حق میں یہ لفظ استعمال کرنے میں جھجکے گی نہیں۔ بہرحال مضمون ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"خدا کا دین دو حصوں میں منقسم ہے۔ (۱) اصول (۲) فروع۔ اصول روح ہیں فروع جسم ہیں۔ روح کبھی نہیں بدلتی۔ جسم تغیر و تبدل حاصل کرتا رہتا ہے۔ دین الٰہی ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے اور ایک ہی رہیگا۔ شریعت کے احکام ہمیشہ بدلتے رہے اور بدلتے رہیں گے۔ حقیقت میں دین ایک ہی ہے۔ دین کے پیمانے مختلف ہیں اقتضائے وقت کے مطابق دین ایک خاص شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ پیمانے خواہ کتنے ہی متعدد ہوں لیکن اصل چیز ایک ہی ہے۔ دین ایک انسان کی مانند ہے۔ جو بچپن، شباب جوانی اور بڑھاپے کی منزلیں طے کرتا ہے۔ مگر وہ ایک ہی انسان ہوتا ہے۔ روح ایک ہی رہتی ہے جسم تغیرات حاصل کرتا رہتا ہے۔

دین الٰہی ایک ملت ہے۔ [illegible] انسان کی صحت اور بیماری [illegible]

کبھی کبھی زیرِ علاج کا مقصد صحت و شفا ہے۔ مرض کی حالت کے مطابق علاج و دوا میں تبدیلی لازم و ضروری ہے۔ دین خداوندی کے وہ اصول جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے اور کبھی منسوخ و معزول نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے ایک یہ قانون بھی ہے کہ شریعت ہمیشہ وقت و ضرورت کے مطابق منسوخ ہوتی رہے اور ایک حکم کے بجائے دوسرا حکم دیا جائے۔ اگر احکام منسوخ نہ ہوں تو انسان ترقی کے قدم آگے نہ بڑھا سکے۔ دین خداوندی ایک زندہ چیز ہے اور ہر زندہ چیز حرکت کرتی ہے۔ دین الٰہی اگر آج سے ہزار یا دس ہزار سال پہلے کی حالت میں ہی ہے تو وہ ایک مردہ لاش سے زیادہ نہیں۔ انسان ایسی لاش کو زیادہ سے زیادہ مشک و کافور سے [illegible] پر لادے ہوئے نہیں پھر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فطرت انسانی مجبور ہو کر پرانے دین و مذہب سے منہ پھیر رہی ہے۔ اب اگر قدرت ایک نیا دین انسان کو نہ دے تو نوع انسانی لامذہب ہو کر رہ جائیگی۔ پرانے مذاہب کے پیشوا بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے میں پورے نہیں اترتے کیونکہ ان مذاہب کی روح پرواز کر گئی ہے اور ایک بے جان قالب پڑا ہوا ہے۔ قدامت پرست مذہبی لوگوں کی عقل پر حیرت ہے کہ وہ عالم ہستی کی ہر چیز میں نشو و ارتقا دیکھتے اور مانتے ہیں اور دین کے بارے میں نشو و ارتقا کا انکار کرتے ہیں۔

پرانے مذہب کے ماننے والے دوستوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہئے کہ اب ان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ قدرت کی جانب سے ہر روز ایسی ہوا چل رہی ہے کہ پرانے مذہب کے باغ سوکھتے جاتے ہیں۔ ان کی عمارت بوسیدہ ہو کر گرتی جاتی ہیں۔ آپ آنکھ کھول کر دیکھنا چاہئے کہ خدا نے اپنے زندہ اور پائندہ دین کی نئی عمارت کیسے اور کہاں تیار کی ہے جس پر پرانے مذہب کے چمن اجڑنے پر دست قدرت نے اب کہاں باغ لگایا ہے جو حقیقت پرستوں کے لئے جنت رضوان ہو۔

کیا اب [illegible] سے ختم ہو گیا کہ [illegible] ہمیں بھول گیا۔ کیا ہم [illegible] نہیں۔ کیا ہمیں اس کی مدد و رہنمائی کی ضرورت نہیں؟ مصر و فلسطین میں گمراہی کے وقت حضرت موسیٰ اور پھر حضرت مسیح کو مبعوث فرمایا۔ کیا آج دنیا کی حالت اس وقت کے فلسطین سے ہزاروں لاکھوں درجہ گمراہی میں بدتر نہیں۔ عرب میں جب لوگ باہم لڑتے تھے اور کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے گئے تھے۔ اس وقت حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آج دنیا کروڑوں گنا بڑھ کر لڑائی میں مبتلا ہو رہی ہے۔ ہزاروں لاکھوں بت خانے آباد ہیں بلکہ ہر جماعت کے بڑے بڑے لوگ خود شاندار زندہ بت بنے ہوئے ہیں۔ کیا ایسے وقت میں ہادی و رہنما پیغمبر کی ضرورت نہیں ہے۔

آج تمام قومیں اختلافات اور افتراقات میں دست و گریباں ہیں۔ کیا کسی ملانے والے کی حاجت نہیں ہے؟ تمام جماعتیں ہزاروں قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں جن میں ان کی رہنمائی کے لئے کوئی روشنی ان کے پاس نہیں۔ کیا ایسے وقت میں خدائی روشنی کی ضرورت نہیں؟[1] سابقہ الہامی کتابیں اپنی تاثیر میں بہت مدہم ہو گئی ہیں۔ پرانی شریعتیں آج کی ضروریات کیلئے کافی نہیں رہیں۔ کیا ان حالات میں نئی کتاب اور نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔

تمام مذاہب و اقوام کی کتابیں بشارت دیتی ہیں کہ تاریکی و ضلالت کے وقت روشنی ہدایت کا ظہور ہوگا۔ کیا ابھی تک یہ ظہور نہیں ہوا۔

[1] پھر آج کون پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ ہے؟ (اہلحدیث) [illegible] پھر وہ کہاں ہے۔ (اہلحدیث)

صحیفے پیغمبروں نے صدہا برس پہلے سنائے تھے کہ ان حالات اور ان وقتوں میں موعود ظاہر ہوگا۔ اس لئے [illegible] انسان کو دینی و روحانی تعلیم [illegible] تک پورے ہو چکے [illegible] اور بستر غفلت سے سر اٹھا کر دیکھو آفتاب نکل آیا ہے۔ خدا کی رحمت تمہیں پکار رہی ہے۔ اٹھو اٹھو نئے طلوع کی تجلی دیکھو۔

(رہنمائی میگزین صـ۱۱ بابت ستمبر ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث: اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کی ظلمت رفع کرنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور وہ روشنی بہاء اللہ کی رسالت ہے۔

اسی طرح قادیان سے ہر روز آواز اٹھتی ہے کہ ع

آؤ لوگو یہاں نور خدا پاؤ گے

اور یہ آواز بھی کھلے لفظوں میں آتی ہے کہ خدا نے موجودہ زمانے میں ایک رسول بھیجا اور وہ وہی ہے جو آج سے بہت عرصہ قبل نہایت خوفناک عذابوں کی خبر دیتا رہا۔[2]

(الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۳۹ء صـ)

ہم ان دونوں آوازوں کی قدر کرتے اگر ان میں واقعی روشنی ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ دونوں تحریکیں نظر تحقیق میں اس جگنو کی مثل ثابت ہوئیں جس کا ذکر مولانا حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں یوں کیا ہے:

مثال ان کی کوشش کی ہے صاف ایسی
کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور ادھر ڈھونڈی آگ ڈھونڈی
نظر روشنی ان کو آئی نہ اس کی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اسے آگ کا سب نے سمجھا
لیا جا کے تھام اور سب نے اسی دم
کیا گھاس پھونس اسے لا کر فراہم
لگے اس کو سلگانے سب مل کے پیہم
نہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہی [illegible] ساری [illegible] نے
[illegible] محنت کی [illegible]

[2] یہی دعویٰ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا ہے۔ کیا اچھا ہو دونوں ایک جا بیٹھ کر باہم فیصلہ کر لیں۔ (اہلحدیث)

شیخ بہاء اللہ کو دنیا سے رخصت ہوئے [illegible] عرصہ [illegible] ہوگئے اور مرزا صاحب [illegible] کو بھی انتقال کئے آج [illegible] حال [illegible] شیخ بہاء اللہ کی روشنی سے دنیا منور ہوئی اور مرزا صاحب کی روشنی سے روشن ہوئی۔ یہاں تک کہ یہ دونوں گروہ بتصرف قدرت تسلیم کرتے ہیں کہ آج دنیا میں ظلمت، ضلالت، اختلاف و افتراق وغیرہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] تحریکیں دنیا کے لئے [illegible] نہیں ہوئیں۔ اس لئے ایک کوئی اور صاحب [illegible] آنا چاہیئے۔

(نوٹ) بہائی گروہ سے ہم بارہا پوچھ چکے ہیں کہ اسلام کا کوئی ایسا صریح حکم دکھاؤ جو موجودہ زمانہ سے موافق نہ ہو اور اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کی تعلیم پیش کرو۔ تاکہ مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

اسی طرح قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ وہ حسب دعویٰ اپنے نور کی اشاعت کا نتیجہ بتائیں کہ اس نور نے دنیا کو کہاں تک منور کیا؟ کیا قصبہ قادیان بھی اس نور سے منور ہوا یا نہیں؟ ہم انکے اس دعوے کو کہ ہماری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ رانا ٹن کی کتھا سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ کیونکہ اس کی حقیقت ہم سے مخفی نہیں ہے۔ خدا بھلا کرے خلیفہ محمود احمد قادیانی کا جس نے ہمیں یہ سنا کر ہماری تسلی کر دی کہ مرزا صاحب کے مزعومہ کام کا اربواں حصہ بھی اب تک پورا نہیں ہوا۔

جس پر اہل نظر کو یہ کہنے کا موقع حاصل ہے
کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بہاء اللہ اور مرزا [illegible] شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب [illegible] کے دعاوی میں مقابلہ اور مرزا صاحب کو شیخ [illegible] کا پیرو ثابت کیا گیا ہے۔
[illegible]

قادیانی جشن

موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی

خلیفہ قادیان کا خواب اور اس کی صحیح تعبیر

خلیفہ قادیان کا پاگل پن (انگریزی کی ماتحتی)

اخبار "الفضل" قادیان میں خلیفہ قادیان کا ایک خواب شائع ہوا ہے جو قابل پر [illegible] شنید اور پُر لطف و لذیذ ہے۔ ناظرین پہلے اس کا خلاصہ سن لیں۔ پھر تفصیل اسی کے الفاظ میں پڑھیں۔

خلیفہ قادیان نے خواب میں ایک بہت بڑا اژدہا دیکھا جو ایک احمدی کو پکڑنے کے لئے قادیان میں پہنچا۔ مگر وہ احمدی بھاگ کر درخت پر چڑھ گیا۔ پھر وہ اژدہا خلیفہ قادیان کی طرف لپکا اور خلیفہ صاحب ایک ان بنی چارپائی پر چڑھ گئے۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے۔ جس میں میں کھڑا ہوں۔ اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عظیم الشان بلا جو ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل میں ہے دور سے چلی آرہی ہے وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے۔ اور ایسا موٹا ہے جیسے کوئی بہت بڑا درخت ہو۔ وہ اژدہا بڑھتا چلا آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ دنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے۔ اور درمیان میں جس قدر چیزیں تھیں۔ ان سب کو کھاتا چلا آتا ہے۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہنچ گیا۔ جہاں ہم ہیں اور میں نے دیکھا کہ باقی لوگوں کو کھاتے کھاتے وہ ایک احمدی کے پیچھے بھی دوڑا۔ اس احمدی کا نام مجھے معلوم ہے۔ مگر میں بتاتا نہیں۔ وہ احمدی آگے آگے ہے اور اژدہا پیچھے پیچھے۔ میں نے جب دیکھا کہ اژدہا ایک احمدی کو کھانے کے لئے [illegible] تو میں [illegible] دوڑا کہ اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن خواب میں میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اتنی تیزی سے دوڑ نہیں سکتا جتنی تیزی سے سانپ دوڑتا ہے۔ چنانچہ وہ اتنی تیزی سے دوڑتا ہے کہ میں اگر ایک قدم چلتا ہوں تو سانپ دس قدم کے فاصلے پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن بہرحال میں دوڑتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا۔ وہ احمدی ایک درخت کے قریب پہنچا۔ اور تیزی سے اس درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر میں درخت پر چڑھ گیا تو میں اس اژدہا کے حملے سے بچ جاؤں گا۔ مگر ابھی وہ اس درخت کے نصف میں ہی تھا کہ اژدہا اس کے پاس پہنچ گیا اور سر اٹھا کر اسے نگل گیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس لوٹا۔ اور اس حصہ میں کہ میں اس احمدی کو بچانے کے لئے کیوں اس کے پیچھے دوڑا تھا۔ اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قریب ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے مگر وہ بنی ہوئی نہیں۔ صرف باہیاں وغیرہ ہیں [illegible] میں سوت نے اسے بنا نہیں گیا۔ جب وہ اژدہا میرے پاس پہنچا۔ میں کود کر اس چارپائی پر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے ایک پیر ایک سرے پر اور دوسرا پیر دوسرے سرے پر رکھ لیا۔ جب اژدہا چارپائی کے قریب پہنچا تو [illegible] کہنے لگے کہ آپ اس اژدہا کا [illegible]
[illegible]

ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور نہایت الحاح سے دعا مانگنی شروع کر دی ×× میں نے دیکھا کہ دعا کرنے کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہو گئی ۔ آہستہ آہستہ اس کی تیزی کم ہو گئی ۔ چنانچہ وہ جھک کر میری چارپائی کے نیچے گھسا ۔ پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہوئی ۔ پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا ۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے جیسے جھلی ہوتی ہے ۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ اژدہا پانی ہو کر بہہ گیا ۔ اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھا دعا کا کیسا اثر ہوا ×× اس رویا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے یہ جنگ ہندوستان کے اندر بھی آ جائے خوابیں چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں ۔ اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی یہی تعبیر ہو ۔ اور اگر ایسا ہی ہوا تو یہ امر کوئی بعید نہیں کہ جنگ کے شعلے ہندوستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں ۔" (الفضل قادیان مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث اس خواب کا مضمون صاف ہے مگر تعبیر غلط ہے ۔ اس کی صحیح تعبیر بتانے سے پہلے ہم ان مخالفوں کی تردید کرتے ہیں جو خلیفہ قادیان کو پاگل کہیں گے ۔ ہم ہرگز خلیفہ صاحب کو پاگل نہیں کہہ سکتے اگرچہ خلیفہ صاحب نے آپ کو خضبہ مطلقہ عامہ کے ماتحت مراقی کہتے رہے ہیں (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء) چونکہ خلیفہ قادیان نے اپنے مذکورہ خواب کی نسبت خود لکھا ہے کہ ممکن ہے اس کی کوئی اور تعبیر ہو ۔ اس لئے اس خواب کی صحیح تعبیر ہم بتاتے ہیں ۔

خلیفہ صاحب کی تعبیر اس لئے غلط ہے کہ مذکورہ اژدہا سے مراد اگر جنگ ہوتی تو قادیان اور خلیفہ قادیان یا احمدی سے اس کو کوئی خاص تعلق نہ ہوتا کہ ان کے پیچھے بھاگا پھرتا ۔

اس لئے صحیح تعبیر یہ سمجھتے ہیں کہ اس اژدہا سے مراد مولوی محمد علی لاہوری ہیں جنہوں نے چونکہ

ارادہ کر لیا ہے کہ قصبہ قادیان میں اپنا مرکز تبلیغ قائم کر کے محمودی جماعت کے عقائد کی اصلاح کریں گے اسی لئے وہ اژدہا احمدی جماعت کی تلاش میں

پھر کہا ۔۔۔ قادیانی محمود یا ۔۔۔ کنتم ۔۔۔

دعوت ختنہ

(۲)

(از مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

مضمون ہذا کی پہلی قسط ۲۰ اکتوبر میں درج ہو چکی ہے ۔ دوسری آج ہدیہ ناظرین ہے ۔

ہمارے محترم مولانا ابوالقاسم صاحب تحریر فرماتے ہیں امام بخاریؒ نے باب ہی منعقد کیا ہے : باب الدعوۃ فی الختان ۔ اس سے کوئی صاحب یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ باب صحیح بخاری شریف میں ہے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ صحیح بخاری شریف اس سے پاک اور صاف ہے ۔ رہی کتاب ادب المفرد ۔ سو کہاں بخاری اور کہاں ادب المفرد ؟ پھر ادب المفرد کی روایت میں بھی یہ نہیں کہ لوگوں کی دعوت کی تھی ۔ اور اس دعوت کیلئے بھیڑ اکٹھا تھا ۔ نہ وہاں دعوت کا ذکر ہے نہ دعوت دینے کا بیان ہے ۔ نہ لوگوں کا اس دعوت میں جمع ہونا مذکور ہے ۔ غرض یہ روایت بھی مولانا کے مقصد کے بیان سے ساکت ہے ۔ پھر اگر اس میں کچھ بیان ہوتا بھی تو یہ موقوف اثر مرفوع حدیث کے مقابلہ میں کچھ ایسی حیثیت نہیں رکھتا تھا ۔ جبکہ زمانہ رسول کا تعامل نہ تھا کہ ما کنا ندعی لہ الخ نہ ہم میں ختنے کے موقعہ پر دعوت ہوتی تھی نہ ہم بلوائے جاتے تھے نہ ہم جاتے تھے ۔ پھر امام صاحبؒ نے اس دعوت کے جواز یا سنیت یا وجوب کا باب نہیں باندھا ۔ بلکہ کوئی حکم نہیں لگایا ۔

جس طرح اس کے پہلے کا باب ہے : باب اللہو فی الختان ۔ تو کیا اس سے کوئی صاحب ختنہ کے موقعہ پر گانے بجانے کی سند لے سکتے ہیں ؟ یہی کتاب میں اس سے پہلے باب ہے باب قدم اظفار الختان ۔ یعنی ختنہ میں ناخن ۔۔۔

کوئی واجب یا مسنون امر ہے ؟ بلکہ یہ عادت ہے اور موروثی عادت ہے ۔ الغرض باب ہے لیکن حکم نہیں نہیں اس سے استدلال صحیح نہیں ۔

ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ختنہ کے موقعہ پر ڈھول پیٹنا گانا بجانا ، دھال کھیلنا ، قوالی کرنا ، باجے بجانا اور جشن کرنا بھی مثل دعوت ختنہ کے مسنون ہے ۔ حالانکہ آپ اسے کبھی نہیں فرمائیں گے ۔ واللہ اعلم !

ہمیں افسوس ہے کہ جو لطیف تصرف کتاب تاویل کی عبارت میں کیا گیا تھا ۔ جس کا ذکر آگے چل کر آ رہا ہے ۔ اس کے قریب قریب فتح الباری کی عبارت میں بھی لطیف تصرف کیا گیا ہے ۔ اور پھر نوٹ میں اس لطیف تصرف کی طرف اشارہ بھی کر دیا گیا ہے ۔ اب میں اصل عبارت پوری آپ کے سامنے رکھتا ہوں ۔

وقد وقع فی آخر حدیث ابی ہریرۃ الذی اولہ الولیمۃ حق وسنۃ کما اشرت الیہ فی باب الولیمۃ حق قال والخرس والاعذار والتوکیر انت فیہ بالخیار وفیہ تفسیر ذالک وظاہر سیاقہ الرفع ویحتمل الوقف وفی مسند احمد من حدیث عثمان بن ابی العاص فی ولیمۃ الختان لم یکن یدعی لہا ۔ (پ ۲۱ ص ۱۹۹)

یعنی حدیث ابوہریرہ جس کا شروع یہ ہے کہ ولیمہ حق اور سنت ہے ۔ جس کی طرف اشارہ میں نے باب الولیمہ حق میں کیا ہے ۔ اس کے آخر میں واقع ہوا ہے کہ خرس اعذار اور توکیر تمہیں اس میں اختیار ہے ۔ اس میں ان کی تفسیر بھی ہے ۔ ظاہری سیاق مرفوع کا ہے ۔ لیکن احتمال موقوف ہونے کا بھی ہے ۔ ۔۔۔

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ختنہ کی خوشی کی دعوت کے بارے میں ہے کہ اس کے لئے دعوت نہیں کی جاتی تھی؟ پس جس حدیث کو اہلحدیث کے صفحہ پر جس طرح نقل کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ نے اس طرح کہیں نقل نہیں فرمایا ہے۔ نہ معلوم اصل میں کس طرح ہو؟ پھر پہلا جملہ قال کے لفظ سے شروع ہے اور وسط بیان میں لفظ قال کا اضافہ دلیل ہے کہ یہ مقولہ راوی حدیث کا ہے نہ کہ حدیث کا۔

یہاں آکر تو ہمارے تعجب کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ علامہ بنارسی نے فتح الباری کے حوالے سے یہ لکھ دیا ہے کہ پچھلے جملہ کا مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے۔ اور اسکے متصل جو دوسرا جملہ تھا اسے نقل نہ فرمایا۔ وہ جملہ یہ ہے ویحتمل الوقف یعنی ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ موقوف ہو یعنی یہ حدیث نہ ہو قولِ راوی ہو۔ چونکہ اس جملہ کے نقل کرنے کے بعد یہ ساری چیز بے جان ہو جاتی تھی اس لئے بہتر یہ تھا کہ اسے درست سلام کر دیا جائے اب علماء کرام کے سامنے پوری عبارت ہے وہ فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ کہنا ٹھیک ہے؟ کہ پچھلے جملے کا مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے؟ وہ تو صرف یہ لکھتے ہیں کہ ظاہری سیاق سے تو رفع ہے لیکن احتمالِ وقف بھی ہے جب احتمالِ وقف ہے تو یہ حیلہ بالکل غلط ہو گیا کہ مرفوع ہونا ہی ٹھیک ہے۔ اور جب احتمالِ وقف ہوا تو حتماً یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قولِ صحابی ہے ممکن ہے نیچے کے راویوں میں سے ہی کسی پر موقوف ہو کیونکہ وقف نیچے کے راویوں کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے اور بولا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ابھی اس کی سند کی کوئی جانچ تال نہیں ہوئی۔ ابو الشیخ یا طبرانی کا نام حدیث کی صحت کی گارنٹی نہیں۔ کیا جناب بنارسی اس پیشکردہ حدیث کی سند کی صحت ثابت کر سکیں گے پھر چونکہ مسئلہ کا صریح حکم سامنے آجاتا ہے۔ اس لئے اس کے بعد کی عبارت سے تو بالکل چشم پوشی فرمائی گئی۔ یعنی اسے نقل فرمانے کی زحمت گوارا ہی نہیں فرمائی کہ اس روایت کے ساتھ ہی حافظ

روحانی نے ہدیث عثمان نقل فرمائی ہے کہ ختنہ کی دعوت نہیں کی جاتی تھی۔

ہاں بدقسمتی سے اس عبارت کے ترجمہ کو کہیں تم سند بنا کر چھٹی چلے کی دعوت کو مسنون نہ سمجھ لینا۔ مولانا نے ترجمہ لکھا ہے "بچہ تولد ہونے کی خوشی کی دعوت" ہم تو ختنہ کی دعوت کے اڑانے کی فکر میں تھے یہاں اس دعوت نے ایک اور بچہ جن دیا یعنی بچہ پیدا ہونے کی ایک دعوت اور بھی نکل آئی۔ "سنت شادی" کرنے والو! اب تولد شادی ایک نئی رچاؤ۔ پیدا ہو اس روز ایک دھوم کی دعوت دو۔ پھر جب خلاف کئے تب دوسری دعوت دینا۔

خرس کے معنی مولانا نے بچہ تولد ہونے کی خوشی کی دعوت کے لئے ہیں۔ گو لفظ کو دور کا تعلق اس سے بھی ہو۔ لیکن اس کے اصلی معنی اسی فتح الباری میں سلامۃ المراۃ من الطلق کے ہیں۔ اسکے بعد لفظ قیل سے اس کے دوسرے ضعیف معنی طعام الولادۃ بھی کئے گئے ہیں۔ اصلی معنی پہلے ہی ہیں۔

خدا کرے مولانا المکرم کا یہ مضمون بنظر تعمق نگاہوں سے نہ گزرے۔ ورنہ کل ہی وہ مولانا کی تردید میں مولانا کا ہی ہتھیار اٹھا سکتے ہیں کہ جن مسنون دعوتوں کی آٹھ بلکہ دس قسمیں آپ نے لکھی ہیں۔ ان میں ایک قسم وضیمہ ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔ والوضیمۃ بضادٍ معجمۃ لما یتخذ عند المصیبۃ۔ یہ وہ دعوت ہے جو مصیبت کے وقت دی جائے۔ پس ہم جو تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں ششماہی سالانہ عرس حاضری مبارک شعبان قل فاتحہ وغیرہ کرتے ہیں وہ سب مصیبت کے وقت کی دعوتیں ہیں۔ اور وہ بھی تو سنت مسنون بلکہ ولیمہ ہے۔ پس ہم تو کہیں گے کہ ہمارے نزدیک تو جس طرح یہ دعوتیں بدعت ہیں اسیطرح دعوتِ ختنہ بھی بدعت ہے۔

شارحین حدیث کوئی شارعین نہیں ہیں کہ انکا ہر قول ہم پر حجت ہو۔ پھر انہیں اس وقت بحث جواز و عدم جواز سے بھی نہیں۔ بلکہ وہ تو لفظ ولیمہ سے بحث کرتے ہیں۔ آپ نے بھی اس لفظ کے عموم سے

بیجا فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ صرف اصل ولیمہ کے لغوی و عرفی معنی طعام عرس نکاح کے بعد کا ولیمہ ہی ہے نہ کہ وہ دس قسمیں جن کے درپے آپ ہیں۔ چنانچہ آپ ہی کی پیشکردہ فتح الباری میں ہے۔ اختصاص اسم الولیمۃ بہ قطعی کقول اہل اللغۃ یعنی ولیمہ کا اطلاق جہاں ہو وہاں مراد نکاح کا ولیمہ ہوتا ہے۔ لغتِ عرب کے جاننے والوں کا قول یہی ہے۔ اور اہل لغت ہی معنی لغت کے پورے عالم ہوتے ہیں۔ اور جو قول آپ نے ذیل وہ فتح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بھی قیل کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔ تمریض کا صیغہ تو مرض پیدا کئے بغیر شاید ہی چھوڑے ان پہ اور بات ہے کہ کوئی قرینہ یا ضمیمہ ہو۔

ہاں اس وقت دعوتِ ختنہ کرنے اور کھانے والوں کو نیز تیجے دسویں پر ہاتھ صاف کرنے والوں کو اور خوشی ہوگی جبکہ ان آٹھ دس دعوتوں میں وہ ایک دعوت بنام الحذاق بھی دیکھیں گے۔ اور پڑھیں گے کہ الطعام الذی یتخذ عند حذق الصبی۔ یعنی بچہ جب ہوش وحواس درست کر لے صنعت وحرفت میں ماہر ہونے کے قابل ہو جائے تو ایک دعوت اور اس کا ایک مطلب یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب ختم قرآن کرے تو اب ختنہ کی دعوت کے ساتھ دعوتِ ولیمہ پھر اس کے ساتھ دعوت ختم پھر دعوت ماہریت چلا سلسلہ اور دس تک پہنچ کر رک تھوڑے ہی جائے گا؟ پھر ان دس درختوں کی سینکڑوں شاخیں نکلیں گی۔ مبارک ہو دعوتوں کا سلسلہ تو اہلحدیث میں قائم ہو جائیگا۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ (باقی)

نورِ محمدی

مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ اس کتاب میں گانا، بجانا، اور مروجہ قوالی کی قرآن، حدیث اور اقوال ائمہ سے تردید کی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ کتاب ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

قرآن کی طرح حدیث رسول بھی واجب الاطاعت ہے

(از ابو الفضل محمد عبد اللہ صاحب مظفر گڑھی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جو حکم حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صادر فرمائیں وہ بلا چون وچرا امت کے لئے واجب العمل ہوتا ہے۔ خواہ وہ حکم قرآن مجید میں صراحۃً یا کنایۃً موجود نہ ہو جمہور اہل اسلام کے اس عقیدہ کی نہایت محکم دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے :-

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ (پ ۲۲ - ع ۲) یعنی جب اللہ اور اُس کے رسول (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کسی بات کا فیصلہ کردیں تو کسی مؤمن (مرد وعورت) کو اُس سے رد وانکار کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

اس آیہ کریمہ میں واو بمعنے او ہے۔ جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کا فیصلہ بندوں کے لئے واجب الاطاعت ہے ؏ ایک اور محکم دلیل قرآن مجید کی یہ آیت بھی ہے :-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پ ۵ - ع)

(اے پیغمبر!) تمہارے پروردگار کی قسم ہے کہ جب تک لوگ اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اُس سے کسی طرح دلگیر نہ ہوں بلکہ دل وجان سے اسکو قبول کریں ورنہ ان کو ایمان سے بہرہ نہیں۔

ایک اور محکم دلیل یہ آیت بھی ہے۔ جس میں آپ کے حکم سے روگردانی وسرتابی کرنے والوں کو خوفناک وعید اور عذاب دردناک سے ڈرایا گیا ہے ارشاد باری تعالےٰ ہے :-

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (پ ۱۸ - ع ۱۵) یعنی جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ ڈریں اس سے کہ کسی سخت مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ یا اُن پر کوئی دردناک عذاب آئے۔

غرض جمہور اہل اسلام کے پاس اس قسم کی صدہا آتیں و دلیلیں موجود ہیں جن سے نہایت محکم طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی طرح حدیث رسول بھی بندوں کے لئے حجت شرعی اور واجب الاطاعت ہے اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو مثل حکم خدا کے واجب العمل سمجھتے تھے۔ سخت سے سخت اختلاف میں بھی انہوں نے کتاب وسنت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور امت محمدیہ کے شیرازہ کو بکھرنے نہیں دیا۔ نیز ہر کام متعلق عبادات یا معاملات میں ان دونوں اصل اصول کو مضبوط پکڑے رہے۔ بطور مثال کے یہاں چند واقعات نقل کئے جاتے ہیں :-

(۱) بعد وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلا اور بڑا اختلاف خلافت کے متعلق واقع ہوا ادھر مہاجرین کہتے تھے کہ خلیفہ ہم میں سے ہو۔ اُدھر انصار اپنا حق ظاہر کرتے تھے۔ باہم کشمکش ہوئی۔ قریب تھا کہ تلواریں میان سے باہر ہو جائیں تو حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے سنا ہے۔ الائمۃ من قریش یعنی امامت قریش کا حق ہے۔ یہ سنتے ہی انصار کے سارے جوش پر پانی پڑ گیا۔ (فتح الباری)

(۲) دوسرا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا تھا۔ صحابہ میں اختلاف ہوا کہ آپ کس مقام پر دفن ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں کہیں انتقال کریں وہیں دفن کئے جائیں۔ آخر اسی پر فیصلہ ہوا۔

(۳) زمانہ خلافت ابوبکرؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں قسم دیکر سوال کیا کہ بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نحن معشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ۔ یعنی ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہمارا ترکہ نہیں تقسیم ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے سب نے بالاتفاق کہا ہاں (بخاری)

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اثناء راہ میں سفر شام کے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے۔ تو مشورہ کیا گیا ایک گروہ نے کہا کہ واپس لوٹنا مناسب ہے۔ دوسرے نے کہا کہ چلنا چاہئے۔ گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جو جلسہ میں موجود نہ تھے آگئے اور طرفین کی تقریر سُن کر فرمایا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس جگہ تم ہو اور وہاں طاعون آجائے تو وہاں سے بھاگو نہیں اور جہاں طاعون ہو وہاں جاؤ نہیں۔ پس فرمان رسالت سنتے ہی سب نے سر تسلیم خم کر لیا (بخاری)

(۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مسجد نبوی کی توسیع اور اس کو توڑ کر مضبوط بنانے کی بابت اعتراض کیا گیا۔ آپ نے جواب میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے :-

من بنی مسجدا للہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ

یعنی جس نے خدا کے لئے مسجد بنائی خدا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیگا۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کو واجب العمل سمجھتے تھے اور اُن پر بلا چون وچرا عمل کرتے تھے۔

اب آئیے فرقہ منکرہ کے عقیدہ وایمان پر بھی اک نظر ڈالیں۔ اس فرقہ کے سرگرم رکن ملا حشمت علی صاحب نظر آتے ہیں :-

(بقیہ کالم ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

؏ اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی امت کے لئے واجب الاطاعت ہے۔

(الفاروق۔ حضرت عمر خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی (۹۹۸) [illegible])

فتاویٰ

س ۲۴۸} زید کہتا ہے کہ اگر ایک چھری یا چاقو سے دوسرا جانور بلا دھوئے ہوئے ذبح کر دیا جاوے تو دوسرا جانور مردار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا کیا ارشاد ہے (ایک سائل خریدار اہلحدیث)

ج ۲۴۸} یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں۔ صفائی کے لئے چھری کو دھو لینا اچھا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۲۴۹} زید کہتا ہے کہ اگر کسی نے پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا نہ کیا اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی تو زنا ہوگا اور اگر اس صحبت سے نطفہ قرار پاکر اولاد ہوگی تو وہ اولاد حرام کی ہوگی۔ عرض ہے کہ زید کا ایسا کہنا درست ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۴۹} یہ کوئی حکم شرعی نہیں۔ جو اس کے خلاف ہے وہ دلیل پیش کرے۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۰} روزہ دار مریض کا فصد کیا جائے یا وہ نسوار لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اور آنکھ میں دستکاری کرنے کے متعلق بھی فرما دیں کہ اس سے روزہ کو نقصان تو نہیں ہوتا۔ (خریدار [illegible])

ج ۲۵۰} فصد کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا نسوار لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ وہ معدے میں جاتی ہے۔ آنکھوں میں دستکاری یعنی اپریشن کرانے سے روزہ نہیں جاتا۔

س ۲۵۰} ایک شخص کو رمضان شریف کے دنوں میں احتلام ہو جاتا ہے۔ وہ بوجہ شرم کے گھر کے عزیز رشتہ داروں کے غسل نہیں کر سکتا۔ اسی حالت میں سحری کھائی۔ روزہ کی نیت بھی کر لی۔ صبح کو اٹھ کر غسل کر کے نماز فجر ادا کرتا ہے۔ اس کی جنبی حالت میں روزہ کی نیت ہو جائیگی یا نہیں؟ اگر روزہ ہو گیا تو کروہ تو نہیں ہو جائیگا۔ اگر فجر کی نماز تک غسل کرنے کا موقع نہیں ملتا تو دن کھلنے کے بعد روزہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ کس وقت تک غسل کر سکتا ہے۔ جو دن کے روزہ میں خرابی نہ ہو سکے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اگر کسی نے نیت روزہ کی ہو تو دن کے دس بجے تک کر سکتے ہیں بعد میں روزہ کی نیت نہیں ہوگی۔ الغرض صاف صاف اس سوال کا جواب بذریعہ اخبار مرحمت فرمائیے۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۵۰} صورت مرقومہ میں روزے میں خلل نہیں آتا۔ جنابت نماز کو مانع ہے روزے کو مانع نہیں ہے۔ دس بجے والی روایت بھی یہاں کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ صبح سحری کے وقت اشتہا ہی روزے کی نیت ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک رمضان کی پہلی رات کی نیت سارے مہینے کے لئے کافی ہے۔

نوٹ:۔ نہانے سے شرم کرنا خصوصاً اس گرم موسم میں عجیب بات ہے۔ گھر میں نہیں تو مسجد میں نہا لے۔ محلے کی مسجد میں شرم ہے تو دوسرے محلے کی مسجد میں نہا لے۔ بہر حال شرم غسل فرضی کو مانع نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ اعلم! (غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ۲۵۱} ایک شخص جماعت میں پیچھے آکر ملا جبکہ سورہ فاتحہ نصف امام پڑھ چکا تھا۔ جب مقتدی نے پڑھنا شروع کی تو پہلے امام صاحب نے ختم کر دی تو اپنی کو چھوڑ کر آمین کہے یا نہ کہے۔ (ایک خریدار)

ج ۲۵۱} جو مقتدی بعد میں آکر ملے جب امام نصف فاتحہ پڑھ چکے تو وہ فاتحہ پڑھتا رہے۔ جب امام فاتحہ ختم کر کے آمین کہے، مقتدی بھی بحکم اذا امن الامام فامنوا الحدیث آمین کہے۔ تفریق فی القراۃ کا خیال نہ کرے۔ کیونکہ یہ تعمیل ارشاد نبوی ہے۔ اذا امن کا اذا ظرف زمان اسکو بھی شامل ہے۔

س ۲۵۲} مقتدی پیچھے آکر ملا۔ سورہ فاتحہ نصف یا کچھ کم پڑھی تھی جو امام صاحب رکوع میں چلے گئے وہ رکعت اس کی شمار میں آگئی یا نہیں؟

ج ۲۵۲} صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی اس لئے رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت نہ ہوگی کیونکہ اس سے ضروری چیز (فاتحہ کا پڑھنا) رہ گئی ہے۔ بعض ائمہ رکوع میں رکعت شمار کرتے ہیں مگر حدیث سے ثابت شدہ ہی صورت اہم ہے اور حافظ کوئی شخص دوسری پر عمل کرے تو اس پر سختی نہ کی جائے۔

س ۲۵۳} وتر ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں۔ کیا اسی طریق سے قنوت پڑھا۔ اس میں ہاتھوں کا کیا خیال ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۵۳} وتر میں ہاتھ اٹھا کر پڑھنے سے مراد وتر کی قنوت ہے تو وتروں میں قنوت کا پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ دعا قنوت میں ہاتھ اٹھا کر پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی دعا مروی ہے جو وہ وتروں میں پڑھا کرتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تھا:۔ اجعل ھذا فی وترک (مدیہ) فی وتر کا لفظ قبل رکوع کو بھی شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنا بھول جائے یا عمداً نہ پڑھے تو اس پر عمل ہو جائے گا۔ اللہ اعلم!

س ۲۵۴} کنوئیں کے اندر کوئی چیز جیسے مرغی یا اس سے چھوٹی چیز اور اس میں پانچ یا سات ہاتھ پانی ہو اور وہ نے اس میں سے نکال دی جاوے دو یا تین روز بعد تو اسکے واسطے کیا حکم ہے۔

ج ۲۵۴} حدیث شریف میں آیا ہے۔ اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث وفی روایۃ لم ینجسہ شئ مالم یتغیر طعمہ اولونہ او ریحہ۔ یعنی پانی جب چھ من یا اس سے زیادہ ہو تو وہ پلید نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا مزہ یا بو بدل جائے اس لئے مرغی وغیرہ نکالنے کے بعد پانی خراب نہیں ہوا تو اس کا استعمال جائز ہے۔

س ۲۵۵} میں نے سنا ہے اور چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ بہ نسبت ٹوپی کے عمامہ سے نماز کی عظمت زیادہ ہوتی ہے۔ یا ننگے سر سے نماز کی زیادہ ہے۔ ایک تو یہ کہ کبھی بکھے یہ کہ قصداً۔

ج ۲۵۵} عمامے سے نماز پڑھنی افضل ہے ننگے سر بھی جائز ہے۔ جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ (غریب فنڈ داخل ہے)

متفرقات

رؤیت رمضان امرتسر و دیگر شہروں میں بعد ہفتہ ۳۰۔ اکتوبر کو دکھائی دیا۔ اس لئے روزہ بالاتفاق اتوار یعنی ۳۱۔ اکتوبر کو رکھا گیا۔

اعیان اہلحدیث ہر ممکن کوشش کر کے نئے سال سے اس کی اشاعت کو کما حقہ بڑھائیں۔ نیز سابقہ پرچہ میں بھی صفحہ متفرقات پر جو اپیل کی گئی ہے اس کو مکرر ملاحظہ فرمائیں۔

رسالہ خاکساری تحریک اور اسکا بانی کے متعلق کئی احباب عرصے سے طلبی کا تقاضا کر رہے ہیں۔ حالانکہ اخبار اہلحدیث میں اس کی تقسیم کی بابت ابھی اعلان نہیں ہوا۔ امید ہے رمضان میں تقسیم ہو جائیگا۔ احباب کرام جو اعانت کرنا چاہیں وہ جلدی بھیجدیں۔

آمد:۔ حافظ محمد صدیق صاحب بھگیال عہ۔ جماعت اہل حدیث نوشہرہ چھاؤنی ۸ عہ۔ ڈاکٹر بشیر الرحمٰن صاحب سنگھائی ۶۔ بابو عطاء اللہ صاحب نوشہرہ صدر عہ۔ ڈاکٹر محمد حسن صاحب منڈی بہاؤالدین منڈی کوٹلی عہ۔

اہل حدیث کانفرنس کے لئے از ڈاکٹر محمد حسن صاحب موصوف عہ۔

مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ . . . . . . عہ

مدرسہ مکہ معظمہ ۱/عہ

جمعیت تبلیغ پنجاب ۵/

اشاعت فنڈ کے لئے ۶/

ناظم صاحب مدرسہ اسلامیہ چکلہ ضلع مرشد آباد عہ۔ مدرسہ دار الحدیث شکراوہ عہ۔ مدرسہ سعیدیہ دہلی ۳ عہ۔

دار الحدیث سعیدیہ عربیہ دہلی بتولیت مولانا ابو سعید محمد شرف الدین صاحب ۱۳۴۵ھ سے قائم ہے۔ مدرسہ ہذا میں تین اساتذہ ہیں صدر المدرسین مولانا ممدوح خود ہیں۔ جناب حضرت نے ادنیٰ طلبا اور جماعتیں آتے ہیں۔ سالانہ امتحان میں کامیابی کے بعد مدرسہ کی جماعت میں طالب علم جا سکتا ہے۔ طلباء کو بسر اوقات کے لئے بقیہ وظائف بھی مدرسہ ہذا کی طرف سے مقرر ہیں۔ اساتذہ کی تنخواہیں بھی مدرسہ ہی کی طرف سے دی جاتی ہیں اور ہر سال کتابیں بھی خرید دی جاتی ہیں۔ اس دار الحدیث کے ساتھ ایک مکتب چھوٹے بچوں کا بھی ہے۔ ان کو ایک مدرس قرآن مجید اور ابتدائی دینیات پڑھاتے ہیں۔ ان کی تنخواہ اور مکان مدرسہ کا کرایہ بھی دار الحدیث سعیدیہ ہی کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اس سے مدرسہ سعیدیہ کے اخراجات کا اندازہ کر لیجئے۔ اس مرتبہ سالانہ امتحان بتاریخ ۹ شعبان ہوا۔ ممتحن حضرات میں دہلی کے دوسرے اہل حدیث مدارس کے اساتذہ کرام تھے۔ یعنی (۱) شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب صدر المدرسین مدرسہ زبیدیہ دہلی (۲) مولوی عبد السلام صاحب (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ علی جان دہلی۔ (۳) مولوی حاکم علی عطاء اللہ صاحب

اعلان تعطیل!

آیندہ پرچہ اہلحدیث ۲۷۔ اکتوبر

سالانہ تعطیل کی وجہ سے

شائع نہیں ہوگا

خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث)

رحمانی مدرس مدرسہ مسجد کلاں دہلی۔ (۴) مولوی بشیر صاحب مدرس مدرسہ ضیاء الاسلام دہلی۔ (۵) مولوی سید تقریظ احمد صاحب مدرس مدرسہ جامع اعظم دہلی مع مکتب بچوں کے ۴۰ طلبہ تھے۔ طلبہ میں سے ۹ نفر نے سند فراغ حاصل کی اور تقسیم اسانید کا جلسہ ۹ شعبان کو زیر صدارت شمس العلماء مولانا مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی منعقد ہوا۔ طلبہ مدرسہ نے تقریریں کیں۔ علماء کرام کے وعظ ہوئے۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ امام صاحب صدر جلسہ نے کچھ نقدی بھی دی اور ہر طرح کی عنایات فرمائے۔ اور حاضرین جلسہ نے بھی حسب استطاعت امداد فرمائی۔

مدرسہ آمدنی کی قلت سے بہت متفکر ہے۔ رمضان کا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک نیکی کے بالمقابل دس نیکی کے ثواب سے بہت زیادہ ملتا ہے۔ من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ۔

اہل فضل حضرات سے امید ہے کہ اپنے صدقات میں علم حدیث کی اس غریب درسگاہ کو فراموش نہ فرمائیں گے۔ روپیہ و رقم بھیجنے کا پتہ:۔ ناظم صاحب مدرسہ سعیدیہ پل بنگش دہلی۔ الراقم:۔ عبد اللہ مدرس مدرسہ سعیدیہ دہلی۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

مدرسہ اسلامیہ چکلہ ڈاکخانہ گولہ مرشد آباد عرصہ ۱۹ سال سے جاری ہے۔ اس میں قرآن و حدیث و تفسیر نحو۔ صرف۔ فقہ۔ منطق۔ علم اصول۔ بلاغت۔ حکمت۔ اور کتب اخلاق و تاریخ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ بقدر ضرورت علم حساب وغیرہ سکھایا جاتا ہے اور زمانہ کے روش کے موافق کچھ انگریزی کا حصہ بھی کلکتہ مدرسہ عالیہ کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔

فی الحال اس مدرسہ میں چار مدرس عربی اور دو مدرس انگریزی مقرر ہیں اور قریباً تعداد طلبہ نوے ہے۔ لیکن اس مدرسے کی مالی حالت نہایت پست ہے۔ لہٰذا جناب مولانا ابو الفرقان محمد سلیمان صاحب مدرس اول مدرسہ ہذا بغرض تحصیل امداد مالی مع رسیدات مطبوعہ مدرسہ ہذا سفر کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ برادران اسلام جناب مولانا صاحب موصوف کو امداد مالی اور عطایا سے بہرہ اندوز فرمائیں گے۔ الملتمس:۔ محمد کلیم الدین عفی عنہ۔ سکرٹری مدرسہ اسلامیہ چکلہ۔ مرشد آباد۔

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

دار العلوم عربیہ شکراوہ کا سالانہ امتحان نہایت عمدگی کے ساتھ ۱۰۔ شعبان ۱۳۵۶ھ کو زیر نگرانی حکیم سید ابو الفضل عبد المنان صاحب مدرس مسلم اہلحدیث گزٹ دہلی مولانا ابو سعید محمد شرف الدین صاحب محدث دہلوی سید تقریظ احمد صاحب سہسوانی۔ مولانا محمد بشیر صاحب مدرس مدرسہ ضیاء دہلی حکیم ابو المنصور جناب الدین کا زمہ نے لیا۔ درجات عربی و فارسی و دینیات میں ۴۰ طلبا نے امتحان دیا۔ نتیجہ نہایت شاندار رہا۔ تین فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ علاقہ میوات میں اہلحدیث کی یہی ابتدائی درسگاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو ہمیشہ قائم رکھے۔

۶ مولوی کریم بخش امرتسر ۱۳۵۶ھ

بصائر و نظائر

هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُوْنَ

(از قلم مولوی محمد جانباز خان صاحب حیدرآباد دکن)

قرآن مجید و فرقان حمید جو حقائق و معارف کا منبع اور بصائر و نظائر کا مخزن ہے۔ جو حقیقت میں اُسکے ماننے والوں کے لئے ہدایت، نور، شفا و رحمت ہے مگر ہم اس کی اُن آیات کا بنظر غائر مطالعہ کریں اور نہایت تدبر کے ساتھ غور و خوض کریں جو علم التذکیر بایام اللہ سے متعلق ہیں جن میں یہود و نصاریٰ کی ان کیفیات و حالات کا ذکر ہے۔ جن کی بدولت وہ آیہ کریمہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے مخاطب ٹھیرے۔ حالانکہ جلیل الشان و جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام ان میں مبعوث ہوئے اور توریت و انجیل جیسی مقدس کتابیں اُن میں نازل کی گئیں۔ اور جنہیں ہماری طرح سارے جہان پر فضیلت دی گئی۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔

اور ہم بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے چکے ہیں اور ہم نے ان کے کھانے کو عمدہ عمدہ چیزیں دیں اور (اپنے زمانے میں) سارے جہان کے لوگوں پر فضیلت دی۔ اس کے بعد اگر ہم اپنے حالات و کیفیات کا جائزہ لیں اور نہایت تامل کے ساتھ تقابل کر کے دیکھیں کہ آیا کہیں ہماری بگاڑ و بربادی کے وہی علل و اسباب تو نہیں ہیں جو یہود و نصاریٰ کی بربادی و تباہی کا موجب ہوئے۔ آیا ہم اس وقت خطاب کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے حقدار ہیں یا کہیں آیۂ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی لپیٹ میں تو نہیں ہیں۔

تو گویا اس وقت ہماری یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم مقبول و مستجاب ہو سکتی ہے اور ہم اس تعوذ لت سے نکل کر آیہ کریمہ وانتم الاعلون کے صحیح مصداق قرار پا سکتے ہیں۔

لہٰذا ہم یہاں پر بنی اسرائیل کی اُن تصاویر کو ناظرین کرام کے سامنے پیش کرنے کی سعی کریں گے جو اُن کے تشتت و افتراق اور شرک فی التوحید کے متعلق ہیں۔ اور یقیناً یہی اُن کی اصل بربادی و تباہی کا موجب ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

تشتت و افتراق بعد امتداد زمانہ بمصداق آیہ کریمہ منھم المؤمنون واکثرھم الفٰسقون یہود و نصاریٰ کی اکثریت توریت و انجیل کی حقیقی تعلیمات سے روگرداں ہو کر گروہوں میں تقسیم ہو گئی۔ صرف تھوڑے سے اصل تعلیمات پر قائم تھے۔ جن کی تصویر قرآن حکیم نے اس طرح کھینچی ہے:۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔

اور جب (اس کلام کو) سنتے ہیں جو پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترا (یعنی قرآن شریف کو) تو دیکھتا ہے حق بات کو پہچان کر اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے ابل کر بہہ رہی ہیں۔ کہتے ہیں مالک ہمارے ہم ایمان لائے تو ہم کو گواہوں میں لکھ لے۔ (المائدہ ع)

یہ تو وہ اسرائیلی ہیں جو صحیح تعلیمات رکھتے اور جو اس تعلیمات سے روگرداں ہوئے وہ دو گروہوں میں منقسم ہو گئے۔ اگرچہ ان دونوں کی بنیاد شرک فی التوحید ہی ہے جو ان کی ساری خرابیوں اور بربادیوں کا موجب ہے لیکن بظاہر ان کی شکل صورت کسی قدر جداگانہ ہیں۔

پہلا گروہ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــــُٔـوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔

اور یہود کہتے ہیں عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ اگلے کافروں کی ریس بناتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے کہاں بہک گئے ہیں۔ (التوبہ ع ۵)

دوسرا گروہ دوسرا گروہ وہ ہے جو اس قدر علی الاعلان شرک فی التوحید کا قائل تو نہیں لیکن عملاً شرک فی التوحید کا عامل ضرور ہے۔ جس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح وضاحت کیا ہے:۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب بنا لیا ہے۔

اسی کی تائید میں عدی بن حاتم سے مروی ہے:۔

انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ هذه الآیۃ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰــهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ فقلت لہ انا لسنا نعبدھم قال الیس یحرمون ما احل اللہ فتحرمونہ و یحلون ما حرم اللہ فتحلونہ فقلت بلیٰ قال فتلک عبادتھم۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سورہ برات کی یہ آیت پڑھ رہے تھے:۔ ان لوگوں نے اپنے مولویوں اور پیروں کو رب بنا لیا اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ انہیں صرف ایک معبود کی عبادت کا

شرک کی ... [illegible]

نہیں مانتے تھے۔ بہرحال شرک سے پاک ہے ... تو انہوں نے کہا یہ سچ ہے کہ وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن آپ نے فرمایا کیا اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام نہیں کرتے جسے تم بھی حرام سمجھتے ہو اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال نہیں کرتے جسے تم حلال سمجھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا یہی ان کی عبادت ہے

(احمد۔ ترمذی)

افتراق بین المسلمین اس کے بعد اگر ہم مسلمانوں کی حالت پر طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ امر نہایت واضح ہے کہ مسلمان بھی اسلام کے ابتدائی دور میں آیۂ کریمہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا کے بالکل مصداق تھے۔ لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا ان کے عقائد و اعمال تغیر پذیر ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل سے تطابق ان میں اثر پذیر ہونے لگا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حذو النعل بالنعل ان پر صادق آ رہی ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی طرح متفرق ہو کر فرقوں میں منقسم ہونے سے منع فرمایا ہے:۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

ان لوگوں کی طرح مت ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے اس کے بعد کہ ان کے پاس صاف صریح احکام پہنچ چکے اور ان لوگوں کو (قیامت) میں بڑا عذاب ہے۔ (آل عمران ع ۱۱)

افسوس کہ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے اس امتناعی حکم کا کوئی لحاظ نہ کیا۔ اسلامی شاہراہ سے علیحدہ ہو کر متفرق فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان سارے فرقوں کو ہم دو گروہ میں لا سکتے ہیں۔ جن میں بنی اسرائیل کی طرح شرک فی التوحید مشترک ہے۔ اگرچہ یہاں بھی عملی صورتیں کچھ مختلف ضرور ہیں۔

گروہ اول وہ ہے جس کا طرۂ امتیاز مندرجہ ذیل شعر ہے ؎

وہی جو معنوی پرستش خدا ہو کر

اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

حالی مرحوم نے ان کے عقائد کو اس طرح تفصیل سے پیش کیا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان میں جو صوفی خیال کے لوگ ہیں تو ان کا کچھ نہ پوچھئے یہ تو یہود و نصاریٰ پر بھی سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس گروہ کے پیر خواجہ حسن نظامی کی اس عبارت کی طرف منعطف کراتے ہیں جو منادی دہلی کے صفحہ ۲ جولائی ۱۹۳۶ء میں چھپی ہے

"جو آدمی اللہ کی شکل و صورت دیکھنی چاہتا ہے وہ خود اپنے وجود کو دیکھ لے۔ اپنی صورت کا معائنہ کرے اس کو ہر میرا میں ہر کی صورت کا تماشہ نظر آ جائیگا۔ جب اللہ کی یہ شکل مثالی جس کا نام آدمی ہے اسفل ہے۔ اللہ کہتا ہے تو ایک سر پیدا ہوتا ہے جس کا پہلا کنارہ ازل ہے اور دوسرا کنارہ ابد ہے۔ اب جبکہ آدمی اللہ کہہ رہا ہے اور آدمی اللہ سن رہا ہے ذرا لمبے اور گہرے سانس سے آل۔ لاہ کے ذریعہ اپنے اندر سانس کی گہرائی میں اترے تو اسی مجلس میں اسی مجمع میں اسی آن ابھی ابھی آپ کو اپنے اندر اللہ کا جلوہ نظر آ جائے گا اور معلوم ہو جائیگا کہ اللہ ایک سر ہے۔ جس

ہستی اور زندگی ... جدا ہوئے ہیں

اللہ کی ... کچھ نہیں ہے۔ انسان دیکھتا ہے سنتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے، سوتا ہے، روتا ہے، مگر وہ نہ بولتا ہے۔ نہ سنتا ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے۔ نہ روتا ہے۔ کیونکہ جب وہ حقیقت میں موجود ہی نہیں ہے تو کیونکر بولیگا۔ کیونکر سنیگا۔ کیونکر وہ کھائے گا۔ کیونکر سوئیگا۔ کیونکر پئے گا۔

خدا غیر خدا در دو جہاں چیزے نیست

دوسرا گروہ وہ ہے جس کا نقشہ حالی مرحوم نے اپنے مسدس مد و جزر میں اس طرح کھینچا ہے ؎

سدا اہل تحقیق سے دل میں بل ہے
حدیثوں پہ چلنے سے دیں کا خلل ہے
فتاوؤں پہ بالکل مدار عمل ہے
ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

یہ وہ گروہ ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہونے کی بجائے اس راہ کو اپنے لئے راہ نجات قرار دیتا ہے۔ جسکے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نارضامندی کا اظہار فرمایا ہے:۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور دو لکیریں اس کی داہنی طرف اور دو لکیریں اس کی بائیں طرف کھینچیں پھر بیچ کی لکیر پر انگلی رکھ کر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی راہ ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور مت چلو اور راہوں پر کہ بھٹکا دیں تم کو

سمجھ لی جاوے۔ (یہی اچھا)

ان کے عقائد و اعمال طبقہ اولیٰ کے عقائد و اعمال سے بالکل جدا ہیں۔ بنی اسرائیل کے دوسرے گروہ سے ان کی مطابقت بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ یہ لوگ آیہ کریمہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم الایہ کے مصداق ہیں۔ ان کا بزعم خود اپنے آپ کو صراط مستقیم پر سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ ہم اس راستے سے فلاح و بہبود پائیں گے۔ بملک امانیھم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ مندرجہ ذیل شعر اس گروہ کے حسب حال ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

اسلام کا سچا پیرو وہ گروہ جس کے عقائد۔ جس کے اعمال۔ جس کا دستور۔ جس کا قانون بالکل وہی ہے جو طبقہ اولیٰ کا تھا۔ جس کا طرۂ امتیاز مندرجہ ذیل شعر ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

جس کی زندگی سے تعلق فخر موجودات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ؎

ولن تزال ھذہ الامۃ قائمۃ علی امر اللہ
لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ

اور یہ جماعت (اسلام کا گروہ) اللہ کے حکم پر قائم رہیگی۔ دشمنوں سے اس کو کچھ نقصان نہ پہنچیگا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے

(بخاری شریف)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سوائے اسلام کے باقی مذاہب میں اس وقت کوئی ایسا گروہ موجود نہیں ہے جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو باحسن الوجوہ پیدا کرے بلکہ قیامت تک پورا کرتا رہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ نبوت و رسالت ختم ہو چکی اب کوئی نبی یا رسول آنے والا نہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اسلام میں اس گروہ کو باقی رکھا ہے۔ تاکہ اسلامی صحیح تعلیمات کو بموجب آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ساری دنیا میں پھیلائے۔ اور قیامت تک اس کے بندوں پر اتمام حجت کرتا رہے۔

المختصر ہم اپنے اس مضمون میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہود و نصاریٰ کے حالات و کیفیات کا قرآنی نقشہ اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اور تعلیمات اسلام کا صحیح خاکہ پیش کر کے ناظرین کرام سے دریافت کرتے ہیں

(۱) کہ اسرائیلی اور اسلامی فرقوں میں تطابق پایا جاتا ہے یا نہیں۔ بصورت اثبات ہم انعام و اکرام کے مستوجب ہیں یا قہر و غضب کے۔

(۲) اگر ہم دین و دنیا کی فلاح و نجات کے طالب ہیں تو ہم کو اسلام کی صحیح تعلیمات پر عامل ہو کر اسلام کے پیروؤں میں داخل ہونا چاہئے یا نہیں۔

(۳) نیز موجودہ شخصیت پرستی کو فلاح ملت کہہ سکتے ہیں یا تلک امانیھم کے مصداق سمجھا جائے یا نہیں؟

ہمیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین کرام ہمارے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ہمارے ان سوالات پر نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ غور فرما کر اس بشارت قرآنی کے مستوجب ہونگے۔

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

بقیہ مضمون از صفحہ ۸

مسلمانوں کے لئے کوئی کتاب ماسوائے قرآن مجید شرعی حجت نہیں۔ وحی خفی محض ایک من گھڑت بات ہے۔ حدیثوں کا ماننا شرک فی الحکم ہے۔ اعتقاد بالحدیث کی وجہ سے ایک مسلمان ظالم، کافر اور فاسق ہو جاتا ہے!

(تبلیغ القرآن حصہ دوم ص۱)

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! کیا ایسا عقیدہ کسی مسلمان بالقرآن کا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لَمْ یَقُلْ بِهٖ اَحَدٌ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ (یوں کوئی نہیں کہہ سکتا مگر وہی جس کی عقل ماری گئی ہو) ؎

گر ہمیں مذہب و ہمیں ایمان
کار مذہب تمام خواہد شد

اس فرقہ کا دعویٰ ہے کہ

"قرآن مجید ہر طرح سے کامل اور مکمل اور ہر ایک دینی مسئلہ کا مبین اور مفسر ہے۔ نماز کتاب اللہ کی تعلیم سے بالکل مشرح ہے"

کیا خوشنما دعویٰ ہے کہ نماز کتاب اللہ کی تعلیم سے بالکل مشرح ہے۔ مگر اس فرقہ کے افراد میں بابت نماز جو اختلاف عظیم ہے اس کا نقشہ ملاحظہ کیجئے۔ (۱) ایک گروہ نماز کی دو رکعت پڑھتا ہے دوسرا ایک ہی رکعت۔ (۲) ایک گروہ پانچ وقت کی کہتا ہے دوسرا تین وقت۔ (۳) ایک گروہ ہر رکعت میں دو سجدے کرتا ہے دوسرا صرف ایک۔ (۴) ایک گروہ قعدہ کرتا ہے دوسرا نہیں کرتا۔ (۵) ایک گروہ نماز میں چند آیات پڑھتا ہے دوسرا کچھ اور پڑھتا ہے۔ غرض ؎

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

کتاب اللہ (قرآن مجید) میں جب احکام نماز مفصل اور مشرح موجود ہیں تو پھر آپس میں متناقض اختلاف کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں فرقہ ہذا کے خیال کے مطابق نہ احکام نماز مفصل طور پر موجود ہیں اور نہ رکعات نماز کی کوئی تفصیل مذکور ہے۔ یعنی قرآن مجید نے یہ نہیں بتایا ہے کہ ظہر و عصر کی اتنی رکعتیں پڑھو اور عشاء و مغرب کی اتنی اور فجر و جمعہ کی اتنی۔ وغیرہ وغیرہ۔ قرآن مجید ان امور کے متعلق تفصیلی بیان سے بالکل ساکت ہے۔ ہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوہ حسنہ (بہتر نمونہ) قرار دیا ہے۔ جس سے مطلب یہ ہے کہ مسلمان آپ کے طور و طریقہ کے مطابق نماز پڑھیں۔ بلکہ ہر دینی کام کو آپ کی تعلیم و عمل کے مطابق کریں۔ نماز کی بابت تو آنحضرت نے یہی فرمایا ہے ؎ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ یعنی اے لوگو! جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی

ahmadimuslim.de

مرتبہ ختم نبوت ... مرتبت ختم المرسلین ... تک قائم رکھتے ہیں

... آنحضرت رسول علیہ السلام سے ... اپنی رائے و قیاس سے نمازوں کے جلد اور نئے نئے احکام گھڑ لئے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :- فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۔ یہ لوگ صرف اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر کون گمراہ ہے جو خدا کی ہدایت کے بغیر اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چلے۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اللھم وفقنا لاتباعك و اتباع نبيك و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد خاتم النبیین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

مسلمان اور نکاح بیوگان

نکاح بیوگان کی بابت بڑی تاکید ہے۔ قرآن کریم میں ہے :- وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(سورہ نور۔ پارہ ۱۸)

(ترجمہ) اور نکاح کرو (مسلمانو) رانڈوں کو اپنے میں سے اور لائق والوں کو غلاموں اپنے میں سے اور لونڈیوں اپنی میں سے اگر ہونگے فقیر حاجت روائی کریگا ان کی اللہ فضل اپنے سے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔

(ف) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اے علیؓ تین کام میں دیر نہ کرنا۔ نماز فرض کا جب وقت آجائے اوس کے ادا کرنے میں دیر نہ کرنا۔ جب جنازہ موجود ہو۔ اس کو دفن کرنے میں دیر نہ کرنا۔ رانڈ عورت ہو تو اوس کے نکاح میں دیر نہ کرنا۔ جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب جانتے اون کا ایسی سعادت نہیں۔ کیونکہ اس نے ایک تو شریعت نبوی سے منہ پھیرا دوسرا ہندوانہ رسم پر چلا۔ عجب ہے کہ جب مرد رنڈوا ہوجائے تو اس کی شادی کی بابت بڑی کوشش کی جاتی ہے۔ عوض معاوضہ کے نظر ہو کر غرض ہر طرح سے دوڑ دھوپ کرکے اوس کی شادی کروی جاتی ہے۔ شاید مرد کی عورت کے سوا نہیں گذرتی۔ مگر جب عورت رانڈ ہوجاوے تو پرواہ نہیں شاید اس کی مرد کے سوا گذر جاتی ہے؟ اگر کوئی ہدایت کرے جواب یہ ہوتا ہے کہ پہلے تو کوئی ہمارے شان کا نہیں ہے دوسرا ہماری رسم نہیں علاوہ ازیں حیاوالی عورت ہے۔ اور لڑکا اوس کا جوان ہے اب اوس کو کس بات کی کمی ہے؟ اب کوئی اس حیاوالی سے پوچھے کہ خوش ہے یا کوس رہی ہے جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا ہے تو اوس کے خویش و اقربا اوس کے گلے لگ کر اس قدر روتے اور تسلی دلاتے ہیں کہ انداز نہیں۔ کوئی کسی چیز کی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ تو کوئی کسی بوجھ کو اپنے کندھوں پر لے جانا کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر اوس بے چاری کا اصلی کام کوئی نہیں کرتا۔ یعنی نکاح۔

یہ عورت حیاوالی کافی عرصہ تک انتظار کرتی رہتی ہے۔ جب اوس کو پورا یقین ہوگیا کہ انہیں اپنی رسم پیاری ہے میری بہبودی منظور نہیں ہے مال اولاد۔ خویش اقربا وطن مالوف کو خیرباد کہہ کر بھاگ نکلتی ہے۔ یہ شریف لوگ صبح سراغ اٹھائے پھرتے ہیں کہ کدھر گئی۔ کبھی مقدمہ بناتے ہیں کہ نقد بھی ساتھ سرقہ ہوا ہے۔ کبھی غیر بالغ قرار دے کر اس کے اغوا کا دعویٰ عدالت میں کرتے ہیں۔ جب عدالت میں طرفین حاضر ہوجاتے ہیں تو حیاوالی عورت اپنے ورثاء ماں باپ بیٹا۔ بھائی کی بابت عدالت میں بیان لکھواتی ہے کہ یہ تو میرے دشمن ہیں وارث کیسے، انہیں میں جانتی بھی نہیں۔ آخر یہ لوگ شرمندگی سے سر جھکاتے ہیں۔ مثل خارج ہوجاتی ہے۔ رقم وغیرہ مفت میں خرچ ہوتی ہے۔ بعض دفعہ خون خرابے تک نوبت پہنچتی ہے اور گھروں کو برباد کرکے بال بچوں کو چھوڑ کر ... ایسے واقعات ... ہم نے بچشم خود دیکھے ہیں اور دیکھنے میں آتے ہیں ابھی کئے دیکھے نہیں ہوتے۔ ... کا ... یہ خرابی صرف بوجہ فرمان اللہ و رسول نہ کرنے کے قائم ہو رہی ہے۔ بعض حیاوالی عورتیں جو رانڈ ہیں ایسی بھی دیکھنے میں آئی ہیں کہ وہ ظلم کے ظلم و جبر سے نکاح ثانی کا حق ان سے چھین لیا گیا۔ وہ بھاگتی نہیں ہیں البتہ بچے جننے شروع کر دیتے۔ بعض تو پانچ ماہ تک کے ساقط کر دیتے گئے۔ اگر ایک آدھ ساقط نہ ہوا تو بچے کو بعد تولد تتمہ ندگور کر دیا گیا ان کے وارث ایسی عورتوں سے خوش وخرم اور شاد ہیں کہ اس نے بوجہ کثرت حیا رانڈ پے کو خوب نبایا ہے۔ کیا خوب۔ (ابو نعیم محمد عبد الرحیم متعلم جامعہ شمس حسن خاں بہاول پور سٹیٹ)

سید مہدی حسن صاحب اندیری جواب دیں

اس ماہ شعبان ۱۳۵۳ھ کی ۱۴ یا ۱۵ تاریخ شب کو مقام دریاؤ میں آپ نے وعظ کہا۔ اتفاقاً میں اسی جمعہ کو دریاؤ آیا ہوا تھا۔ میرے سننے میں آیا کہ دوران تقریر میں آپنے کہا کہ بھول سے بجائے چار رکعت کے اگر پانچ پڑھ لے تو اوس نماز کو لوٹانا چاہئے۔ چونکہ تشہد فرض ہے اور وہ چھوٹ گیا لہذا نماز نہیں ہوئی۔ گویا کہ تمام مصلیوں کی نماز بمع امام نہیں ہوئی اور سجدے سہو بھی کافی نہیں اس لئے میں جناب کو ایک حدیث پر توجہ دلاتا ہوں جو ہمارے اور آپ کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ :-

اگر تم میں سے کسی نمازی کو شک ہو کہ میں تین پڑھی ہیں یا دو چار پڑھی ہیں یا تین تو کم پر یقین کرے اور شک کو چھوڑ دے۔ اگر واقعی اس نے پانچ پڑھی ہونگی تو اس کے دو سجدے پانچویں کے ساتھ مل کر دو سجدے دو رکعتیں نفل کے حکم میں ہوجائینگے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بھول کر پانچ پڑھے

ملکی مطلع

جنگ یورپ جاری ہے

جنگ یورپ تینوں قسموں (فضائی بحری اور بری) سے جاری ہے۔ بحری جہازوں کے غرق ہونے کی خبریں اور بری لڑائی کی اطلاعات بھی آتی ہیں۔ مگر ابھی تک فرانس اور جرمنی کے قلعوں کی جو مضبوط لائنیں بنائی گئی تھیں ان پر کسی اثر کے پہنچنے کی اطلاع نہیں ملی۔

ایک بڑا جنگی جہاز جس نے گذشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ کی طرف سے بہت سے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے وہ بھی غرق ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پر بیس لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ اس کا حجم ۲۹ ہزار ٹن تھا۔

روس اور ترکی کا معاہدہ سلطنت ترکی اور روس کی گفتگو باہمی عرصے سے ہو رہی تھی۔ آخرکار وہ بھی معاہدے کی شکل میں آگئی۔ روس کی طرف سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ریاست ہائے بلقان پر قبضہ نہیں کریگا اور ترکوں نے وعدہ کیا کہ ہم دردانیال ہر ایک فریق کے لئے بند رکھیں گے۔

حکومت روس حکومت فن لینڈ پر دباؤ ڈال رہی ہے خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

جرمنی کے ڈکٹیٹر کی طرف سے جو صلح کی تجویز پیش کی گئی تھی اس کو دول محاربین نے مسترد کردیا حقیقت میں وہ تھی بھی ایک مضحکہ خیز تجویز جس کی تفصیل یہ ہے کہ ملک پولینڈ پر حملہ کرنے کی وجہ سے برطانیہ اور فرانس نے لڑائی میں حصہ لیا تھا اور یہی چیز بنائے محاربہ قرار پائی۔ جرمنی ڈکٹیٹر کہتا ہے کہ صلح کی گفتگو میں پولینڈ کا ذکر نہیں آئے گا۔ کیا خوب! گویا پولینڈ تو ختم ہوگیا۔ [illegible] کر سکتا [illegible]

خیال کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی ترکی پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ برطانیہ کی فوج بھی فرانس کے ساتھ مل کر کام کرنے پر مستعد ہے۔ تقریباً دو لاکھ برطانوی فوج مع سامان فرانس پہنچ چکی ہے۔

ہندوستان کی طرف بھی جہاد جاری ہے جہاں لوگ کچھ نہ کچھ حرکت [illegible] کر رہے ہیں۔

خاکسار خونخوار شکل میں

پچاس ہزار خاکسار گورنمنٹ کی امداد کے لئے پیش کئے گئے

خاکسار جماعت کا اخبار "الاصلاح" لکھتا ہے کہ ہمارے ڈکٹیٹر (مشرقی صاحب) نے حضور وائسرائے کی خدمت میں اطلاع بھیجی ہے کہ میں پچاس ہزار خاکسار گورنمنٹ کی خدمت میں بہ تفصیل ذیل پیش کرتا ہوں۔

تیس ہزار دشمن سے ہندوستان کی حفاظت کیلئے (دشمن سے کون مراد ہے خلیفہ قادیان کا خوابی اژدہا تو نہیں)۔ دس ہزار پولیس کے فرائض بجا لانے اور دس ہزار ترکوں کی امداد کے لئے (ترکوں کے لئے بہرحال۔ چاہے وہ حریف ہوں یا حلیف)

مخالف رائے لوگ چاہے کتنی چہ میگوئیاں کریں مگر ہم اس پیشکش کو بقول مشرقی صاحب صحیح معنی میں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مشرقی صاحب نے اپنی کتاب "تذکرہ" میں بارہا لکھا ہے کہ یورپین اقوام قرآن مجید کی آیت عبادی الصالحون میں داخل ہیں۔ جبکہ یورپ کی تمام اقوام صالحین میں داخل ہیں تو برطانیہ کا تعلق تو ہمارے ساتھ اقرب ہے۔ یہ تو امداد اور تعاون کی زیادہ مستحق ہوگی۔ اس لئے مشرقی کا ان پچاس ہزار خاکسار کو گورنمنٹ انگریزی کی خدمت میں پیش کرنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ مگر سوال قابل غور یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب یا حضور وائسرائے کی طرف سے تو ہر قسم کی امداد کا اعلان کیا جاتا ہے (وہ امداد چاہے کثیر ہو یا قلیل) ان پچاس ہزار خاکساروں کی پیشکش کا ذکر زوج ۱۵ اکتوبر کے سرکاری اعلان میں کیوں نہیں لیا۔ اس کی وجہ یہی تو نہیں ہے کہ جو خاکساری اخبار "الاصلاح" میں لکھی گئی ہے کہ مشرقی صاحب نے بذریعہ حکومت پنجاب حضور وائسرائے کو تار دیا تھا لیکن چٹھی کو حکومت نے روک لیا۔

ہم اس بات کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ کوئی دانشمند اس کو باور کریگا کہ کوئی شخص پنجاب [illegible] کی خدمت کے واسطے افسران جیل کی معرفت حضور وائسرائے کو تار دے اور وہ روک لیں۔ وائسرائے کا تار اور وہ بھی فوجی تعاون کے لئے کسی کی مجال روک سکے کی نہیں ہے۔ اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ نہ تو تار دیا ہے اور نہ ہی کوئی پیشکش کی ہے۔ بلکہ یہ ایک شیخ چلی کی بات ہے۔

اچھا اگر اس کی تہ میں کچھ حقیقت ہے تو جلد ہی کھل جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ جنگ نے اگر طوالت کھینچی۔ جیسا کہ گورنمنٹ برطانیہ نے تین سال کا اندازہ کیا ہوا ہے تو ان پچاس ہزار کے بعد ایک لاکھ خاکسار سال کے اندر ہی پیش کئے جائینگے [illegible] باقی بھی۔ اس سے اچھا کام کیا ہوگا جس قوم کو [illegible] صاحب عباد اللہ الصالحون کہتے ہیں ان کی ضرور مدد کریں۔

خاکسار ڈکٹیٹر رہا ہوگئے

ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی خاکسار ڈکٹیٹر ایک مہینہ قید گزارنے کے بعد ۱۴ اکتوبر کو لکھنؤ سے رہا ہوکر سیدھے دہلی پہنچ گئے۔ اس لئے ہم ان کی سزایابی اور رہائی پر مختصر سا تبصرہ کرتے ہیں۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی نزاع جب بہت بڑھ گئی تو خاکسار ڈکٹیٹر نے اس میں بغرض اصلاح دخل دینے کا اعلان کیا۔ اول تو اعلان ہی ایسا تھا کہ [illegible] نہیں کہ [illegible] فریقین (شیعہ سنی) کے [illegible] پولیس کے ساتھ بھی [illegible] میں بار [illegible] [illegible]

تحریک مرزائیت [illegible] آزاد خاکساروں کے ہاتھ میں تھا چنانچہ جماعت اسلامیہ اور صحافت کی بیت نے بھی یہ ہو گئے تو خدا کا شکر کرتے کہ ہم سے یہ کام ہو گیا۔ دیکھو نا اب اچھا ہوا یہ کام ایک جماعت کے ہاتھ آ گیا۔ اب ہم جنہیں سنئے مولوی شیخ سعدی کا یہ قول ان کو یہی مشورہ دیتے ہیں سے

چو کارے بے فضول من بر آید

مرا در وے سخن گفتن نشاید

مگر انہوں نے خواہ مخواہ اس میں دخل دیا۔ یہاں تک کہ حکومت یوپی نے ان کی گرفتاریاں کر کے حوالات کر دیا۔ وہاں سے بعد اعلان حکومت یوپی معافی مانگ کر سیدھے لاہور پہنچے۔ ہمارا مشورہ ماننے تو پہلے سے ڈٹے رہتے۔ مگر کوئی معافی مانگنے کا طعنہ دیتا تو کہہ دیتے کہ چنانچہ سعدی بھی یہی فرما گئے ہیں سے

نا سزا گفتند اچوں بلیغ بختیار

یا جاہلان تسلیم کردند اختیار

یا کہہ دیتے کہ ہمارا کام حکومت سے ٹکراؤ نہیں ہے بلکہ خدمت خلق اللہ ہے۔ مگر تیز مزاج دوستوں اور متبعوں کے اصرار سے خود بھی جوش میں آ گئے۔ معمولی سا انتظام کر کے سیدھے لکھنؤ جا پہنچے۔ چونکہ صوبہ یوپی میں بیرونی خاکساروں کا داخلہ ممنوع ہو چکا تھا۔ اسلئے سول نافرمانی کے انجام میں بہت احباب گرفتار ہو گئے اور ہجرت ایک مہینہ جیل میں آپ کو رہنا پڑا۔

اس معاملہ میں بحیثیت پنجابی ہونے کے ہمیں بھی افسوس ہے۔ اس پر بھی بات ٹل گئی ہو جاتی۔ مگر پھر کسی مشیر کے مشورہ سے آپ نے اس تحریک خاکسار کو خونخواری کی شکل میں بدل دیا۔

لکھنؤ میں خاکساروں کے جتھے پنجاب و سرحد کے بلاد سے پہنچنے شروع ہوئے۔ ادھر حکومت یوپی بھی کیں کانٹوں سے تیار ہو گئی۔ اس نے لکھنؤ سے دوسرے صوبوں کی گرفتاریوں کا حکم دیدیا۔ ادھر خاکسار ڈکٹیٹر نے بھی جاری کر دیئے جن کا تصویر اپنے ہاتھ میں حافظ شیرازی نے یوں کھینچی ہے سے

تحسب تو کم گشتہ و من سیر راہ

الحق دیانتی و مجروح قصاص

خاکساروں کو جب یوپی میں [illegible] آئی تو خاکسار بھیجنے سے دانستہ مقابلہ کرتے رہے اور آخر کار یہ ہوا ہے کہ قریشین کے کٹھنی ہوتی ہے تو آخر پولیس تو سلطنت کی جماعت ہے جس کا فرض تھا کہ وہ مقابلہ میں اتفاقاً ہو جاتا۔ جس نے ایک فیصلہ کیا ایک تو قصہ پر گولی چلا دی جس میں پانچ چھ خاکسار قتل اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ معاملہ بہت طول پکڑ گیا اب تو عموماً مقابلے کی خبریں آتی ہیں۔ چنانچہ ۱۶ اکتوبر کو بھی ایسا ہی خبر آئی ہے۔ ۱۲ خاکسار اور چند سپاہی وہاں بھی زخمی ہو گئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ گورنمنٹ اس میں اتنی خاموش کیوں ہے۔ اس کی مصلحت تو ہی جانے۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں انگریزی زمانے کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی جو آج لکھنؤ میں ہو رہا ہے۔ بہرحال ہم اس سلسلے کی منظر کو دور سے بیٹھے دیکھ رہے ہیں۔ خدا جانے اس کی انتہا کہاں تک ہے۔

ہم تو خاکساروں اور ان کے اعوان سے صرف ایک بات پوچھتے ہیں کہ حکومت یوپی سے ٹکر لینے کی ونہیں کیا ضرورت پیش آئی۔ مصالحت شیعہ سنی کے لئے تم لوگ گئے تھے۔ جب معزز جماعت نے اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیا تو آپ اس کو ختم سمجھ کر چلے آتے۔ کیوں بے جا دخل دیا؟ کیوں مقابلہ کیا؟ کیوں قتل تک نوبت پہنچائی؟ کیا شیخ سعدی کی یہ نصیحت آپ کو یاد نہ تھی سے

چوں کردی با کلوخ انداز پیکار

سر خود را بہ نادانی شکستی

نوٹ | امرتسر میں ۱۳۔ اکتوبر بروز جمعہ انجمن حزب المجاہدین کا شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں مقررین نے واقعات لکھنؤ کی روشنی میں اس مضمون کا ریزولیوشن پاس کیا کہ:۔

اس ہنگامہ میں حکومت یوپی بے قصور ہے جو کچھ ذمہ داری ہے وہ خاکسار ڈکٹیٹر پر ہے۔

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

مدرسہ محمدیہ دیودیا | جس کو مرحوم مولوی محمد نصار اللہ صاحب مرحوم نے [illegible] اشاعت توحید و سنت جاری فرمایا تھا۔ ۱۳ سال سے مدرسہ نہایت خاموشی سے اپنا کام کر رہا ہے لیکن مالی حالت کی کمزوری اصحاب خیر حضرات کی مدد کا محتاج ہے۔ یہ مدرسے کے حق میں ہے جو منہدم ہو جانے سے از سر نو تعمیر کی محتاج تھی لہذا اپنے ماہ سے جاری تعمیر کے مراحل تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکی بچے صداقت ہے۔ اسکی امداد کی بھی سخت ضرورت ہے۔ بنا علیہ مدرسہ کے صدر مدرس مولوی ابو نصر محمد شفیع صاحب مئوی بغرض امداد (چندہ) بھیجے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اصحاب خیر حضرات اس غریب مدرسہ و مسجد کی طرف بالخصوص امداد فرما کر اجر عظیم کے مستحق ہونگے سے

بر کریماں کارہا دشوار نیست

(مولوی) احمد مختار عفی عنہ۔ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء

یاد رفتگاں | جناب حاجی جلال عبد الکریم صاحب آف روشن کمپنی یکایک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ راقم سید عزیز اللہ صاحب از مدراس۔

ایضاً :۔ میرے ماموں محمد عبد اللہ صاحب کنڈوی بعارضہ ضیق النفس ۲ ماہ علیل رہ کر انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ غمزدہ عزیز اللہ مذکور ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللهم اغفرلهم وارحمهم آمین

غریب فنڈ | میں از ملک غلام محمد صاحب سرینگر للعہ موصول ہوا ڈاکٹر محمد حسن صاحب فنڈی کو مل گئے۔ از قنوجی سے ۔ ۔ ۔ از سائل ۱۳۳ علی اکبر چک ۱۵ [illegible] ۱۵۲ محمد واحد اللہ کماد گنج ہے۔ ۱۵۳ عبد اللہ لائل پور۔ ۱۵۴ محمد طیب کماد وہ ہے۔ ۱۵۵ عبد العزیز خادم نوشہرہ ورکاں ہے۔ ۱۵۶ محمد [illegible] سے میزان چند سائلین تھے تاہم ایک ایک مثل کے نیچے [illegible] حسب [illegible] جاری دیا گیا۔

تمیں سائلین [illegible] | [illegible]

المبارک نہیں صدقات و خیرات کرتے وقت اس فنڈ کو [illegible]

ابتدائی زندگی ہی سے کفایت شعاری کی عادت ڈالئے اور اپنے بچے کیلئے سرمایہ حاصل کیجئے

اورنٹیل

جو کہ مضبوط ترین اور ہندوستان کی سب سے مشہور بیمہ زندگی کی کمپنی ہے۔ بچوں کے مخصوص بیمے کی پالیسی حاصل کریں۔

بچوں کا مخصوص بیمہ اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ والدین ادنیٰ شرح پر اپنے بچے کے لئے محدود اقساط پر تمام عمر کی پالیسی یا اکرامی بیمہ کی پالیسی حاصل کر سکتے۔ ان پالیسیوں کے ماتحت کمپنی کی ذمہ داری کسی منتخبہ عمر سے شروع ہوگی۔ جو بچے کی ۲۲ سال کی عمر سے پہلے نہیں ہوگی۔

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی　　قائم شدہ ۱۸۷۴ء

سردار دولت سنگھ بی۔ اے برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

بچوں اور مبتدیوں کے لئے

صحیح اور خوشخط مترجم قرآن مجید بطرز آسان کی خصوصیت ہے کہ حرف کا اعراب اپنے ہی حرف کے ساتھ ہے۔ الفاظ بھی موزوں طریق سے علیحدہ لکھے ہوئے ہیں۔ رموز اوقاف کی تشریح اور سورتوں کے نمبر بھی درج ہیں۔ حسب ذیل پتہ سے نمونہ منگوا کر تجربہ فرمائیے۔

ہدیہ قسم اول　مجلد سنہری　تین روپے
ہدیہ قسم دوم　مجلد سنہری　دو روپے چار آنے

قاعدہ تعلیم القرآن مع نماز بطرز آسان ... طبع کیا گیا ہے۔ قیمت ڈیڑھ آنہ ...

بیت القرآن ...

کم از کم ۲۶

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمالیجئے۔ نوٹ:۔ حلفیہ تحریر کہ کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:۔ منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ روڑی۔ ضلع حصار (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل ۴۲

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

فی جلد عہ

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہو رہی ہے

مترجم مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

حافظ محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ ... اسلام امرتسر

عجیب مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی ہے بہر یعنی پانی اور وہ لوگ جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے ورنہ کو قوت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۲ؔ/۶ آدھ پاؤ ۳ؔ/۹ پاؤ بھر ۶ؔ/ مع محصولڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ (١٠٠٨)

ہانگ کانگ سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۱۲ؔ/ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم ارسال کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات ماہ ستمبر ۲۹ء

جناب ایس ایم عبد اللہ صاحب کلکتہ۔ قبل ازیں ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ خدا کے فضل سے افاقہ ہوا۔ لیکن امراض ..... میں بہت مفید ثابت ہوئی ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔

جناب محمد فیض الدین منڈی بھیم پور۔ آنجناب کی مومیائی میں نے خود استعمال کی اور فائدہ مند ہوئی۔ اب ..... دوست کے لئے ایک پاؤ ارسال فرمائیں۔ ۲۸ ستمبر

جناب ..... الدین صاحب علیگڑھ۔ اس سے قبل آدھ پاؤ مومیائی منگا چکا ہوں جو نہایت مؤثر ثابت ہوئی۔ آدھ پاؤ اور بھیجدیں۔ (۲۸ ستمبر ۲۹ء)

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
..... دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

خوشخبری رمضان المبارک

یہ کارخانہ ہر سال رمضان شریف میں رعایت کیا کرتا ہے بدستور سابق خریداران فائدہ اٹھائیں۔

احمر قانی مصدقہ حضرات اکابر علماء و حکماء و ..... جن کے اسماء مع تصدیقات بارہا اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔

..... سال کی شہادتیں

جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسر لکھتے ہیں:
"آپ کے یہاں سے نار و روغن احمر قانی منگایا تھا بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ نار اور روانہ کریں۔"

بابو دیونندن ٹھاکر صاحب مظفرپور:
"احمر قانی تیل آپ کا دو دفعہ منگا کر استعمال کیا۔ آدھا بایاں انگ سن اور کانپتا تھا۔ کانپ اور سن بند ہو گیا۔ ایک سیر اور بھیجدیں۔"

یہ تیل باوجود خوشبودار ہونے کے اکثر امراض۔ درد اعضاء ہر قسم۔ ورم۔ چوٹ۔ لقوہ۔ فالج۔ گنٹھیا۔ کھانسی۔ دمہ۔ بخار۔ نمونیا۔ جوگا ڈبہ الاطفال۔ آنت اترنا۔ درد و ورم خصیہ۔ جلے کٹے ہوئے زخم وغیرہ میں اکسیر مجرب ہے۔ قیمت فی سیر پانچ روپے (صہ)

رعایتی فی سیر تین روپے (سے)

(منگوانے کا پتہ)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہو تو آئندہ امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ:- کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ۔ امرت سر

خریدار بوقت خط و کتابت کرتے وقت نمبر کا حوالہ دیں۔

وید اور تہذیب کی ..... یعنی وید کی ..... تعلیم

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ جس میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیاسوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی مدلل واضح کیا گیا ہے کہ وید رشیوں کی تصنیف ہیں۔ غرضیکہ قابل دید کتاب ہے۔ آریہ سماج اس کا جواب آج تک نہیں دے سکا ..... ختم ہونے کو ہے قیمت ..... بجائے ..... کے ۸ر

طبیب کامل یعنی مجربات ..... حصہ اول

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریق علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطبا حکیم شریف خان صاحب حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب و دیگر معزز اطبائے ہند و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی صفاانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اس کو منگوا کر اپنے پاس رکھے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر۔ مؤلفہ حکیم و ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرت سری

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے ..... اور ..... کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ..... صفحات۔ قیمت ..... رعایتی ..... روپیہ .....

منگوانے کا پتہ:- منیجر ..... امرت سر

ahmadimuslim.de

اشتہار بہجت آثار

باسمہ سبحانہ

حضرات ناظرین اہلحدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ایک دن خطبہ جمعہ میں سورت کہف کے فضائل بیان کئے گئے تو حاضرین نے یہ خواہش ظاہر کی کہ سورت بقرہ کی تفسیر جو آپ لکھ رہے ہیں۔ اُس سے پہلے سورت کہف کی تفسیر چھپوا دیجئے۔ تاکہ ہم جمعہ کے روز اُس کی قراءت کی سنت ادا کرتے وقت اُسکے مضامین سمجھ سکیں۔ خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے اس سورت کی تفسیر لکھنی شروع کردی تھی۔ چنانچہ اب وہ بفضل خدا مطبع میں چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ رمضان شریف ہی میں تیار ہو جائے گی۔

اس سورت کی تفسیر میں بڑا اہم مضمون جس نے بڑے بڑے نامی علماء کو حیران کر رکھا ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا قصہ ہے۔ بعض نے تو اس سے شریعت اور طریقت یعنی علم ظاہر اور علم باطن میں عدم تطابق کا نتیجہ نکالا۔ اور بعض کو مطابقت کا اعتقاد رکھتے ہوئے بھی خاص اس قصہ کے لحاظ سے مطابقت بیان کرنے میں دشواری پیش آئی۔ لیکن اس عاجز پر خدا تعالےٰ نے اپنے خصوصی فضل سے اس حقیقت کو کھول دیا کہ شریعت و طریقت ایک ہی چشمے سے نکلی ہوئی دو نہریں ہیں۔ لہذا ان میں مخالفت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جس طریق پر اس مشکل کو حل کیا گیا ہے وہ قابل مطالعہ ہے۔ بے راہ چلنے والے صوفیوں اور خشک دماغ مولویوں ہر دو کے لئے یہی مضمون خضر راہ ہے۔

تقطیع $\frac{20 \times 30}{8}$ تفسیر سورت فاتحہ والی ہی ہے۔
حجم ایک سو صفحے سے زیادہ ہوگا۔ کاغذ ڈمی عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین اور خوش وضع۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ بہرحال ظاہری اور باطنی خوبیوں سے آراستہ ہے۔

میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔ قیمت کتنی ہوگی۔ کیونکہ کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے۔ اس لئے شوق مند حضرات بر دست جوابی کارڈ پر فرمائش بھیجدیں۔ جب طبع ہو جائیگی تو ان کو قیمت سے مطلع کر دیا جائیگا سو وہ اتنی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ وی پی نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اس میں بوجہ رجسٹری لازم ہونے کے تین آنے خریداروں کے زیادہ خرچ ہونگے۔

نوٹ نمبر ۱۔ جن اصحاب نے تفسیر سورت بقرہ کے لئے سابقاً فرمائشیں بھیجی ہوئی ہیں۔ وہ دوبارہ کارڈ نہ لکھیں۔ اُن کا وہی پہلا کارڈ کافی ہے۔ اُسی پر ان کو اطلاع کر دی جائے گی۔

نوٹ نمبر ۲۔ پتہ ایڈریس صاف خط میں لکھیں۔ خواہ انگریزی میں خواہ اُردو میں۔ اور ڈاک خانہ اور ضلع کا [illegible]

نوٹ نمبر ۳۔ میرے [illegible] ایڈریس میں سیالکوٹ کے ساتھ شہر کا لفظ ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ سیالکوٹ میں [illegible]

میرا پتہ اس قدر کافی ہے :-

[illegible] حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ شہر سیالکوٹ (پنجاب)

(۲-۱ اکتوبر ۳۹ء)

جمعیۃ تبلیغ کے تبلیغی جلسے

جمعیۃ ہذا کا اہم مقصد توحید و سنت کی تبلیغ ہے جسکو بفضل خدا اراکین جمعیۃ احسن طریق پر پورا کر رہے ہیں پچھلے دنوں میں مختلف مقامات پر غرض مذکور کیلئے تگ و دو کرنی پڑی جسکے باعث عاجز بیمار ہو گیا۔ نہیں دیگر خانگی حوادثات نے کچھ اور بھی اضافہ کر دیا۔ اسواسطے کاروائیوں کی کیفیتیں بھی شائع نہ کرا سکا۔ بہرحال بعض مقامات کے حالات لکھے جاتے ہیں۔

جنڈیالہ ۲۲-۲۳-۲۴ ستمبر ۳۹ء کو جنڈیالہ ضلع امرتسر میں سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں بفضل خدا پہلے سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ بریلوی حضرات نے اہل توحید کی رونق دیکھ کر ۲۲-۲۳ شعبان کو جلسے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ ان کا جلسہ پچھلے اس جلسہ میں کیا تھا۔ اہل حدیثوں کو گالیاں دی گئیں ان کے جلسوں میں شرکت کو ممنوع قرار دیا۔ اسکے جواب میں جمعیۃ کی طرف سے ۱۳۔ اکتوبر کی شب کو جلسہ کیا گیا۔ خادم نے بریلوی شبہات کا جواب دیا۔ بحمد اللہ جماعت اہل حدیث کا اثر غالب رہا۔

بدھ مصری ضلع امرتسر میں لاہور کی سڑک پر ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر ۳۹ء کو جلسہ ہوا جس میں توحید و سنت اور بریلویت و توحید پر دو روز دو تقریریں ہوئیں۔ میں بوجہ زکام و نزلہ بیمار تھا مگر خدا تعالےٰ نے میرے فرائض مجھ سے پورے کرائے فالحمد للہ!

امرتسر میں ۲۳ ستمبر ۳۹ء کو میں امرتسر میں آیا تو [illegible] احباب نے تقریر کی خواہش کی۔ اور کٹڑہ کرم سنگھ متصل مسجد سلطانی رات کو دو گھنٹے تقریر ہوئی۔ رسوم قبیحہ سے بچنے اور سنت صحیح کے مطابق شادی کرنے کے متعلق احکام قرآنی و حدیثی سنائے گئے۔ بحمد اللہ اہل خاندان نے عمل طور پر ثابت کر دیا کہ وہ نصائح سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تمام برکات جمعیۃ تبلیغ کی ہیں جس کی طرف احباب اہل حدیث کی بہت زیادہ توجہ درکار ہے۔

ماہ رمضان میں جبکہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے ستر پیسے کا ثواب ملتا ہے۔ مسلمان دوست جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کو بھی یاد رکھیں۔ راقم خاکسار محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ [illegible]

ahmadimuslim.de

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ

23

رمضان المبارک کے متبرک تحائف

اکیس خوبیوں والی حمائل شریف

اس کی قطع جسامت موزوں ہے کہ سفر اور حضر دونوں میں پاس رہ سکتی ہے۔ زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ حاشیہ پر مختصر مگر جامع المطالب تفسیر ہے جو کہ تفسیر کبیر ۔۔۔ ۔۔۔ مدارک۔ ابن ۔۔۔ ۔۔۔ القرآن۔ فتح العزیز و صحاح ستہ مثل بخاری، مسلم اور

مترجم حمائل شریف

ترجمہ با محاورہ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ بہت مقبول ہے۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ ۔۔ روپے

معجزنما حمائل شریف مترجم

زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر

معجزنما متوسط قرآن شریف مترجم

(دو ترجمہ زیر متن) ترجمہ اول شاہ رفیع الدین صاحب ترجمہ دوم مولانا اشرف علی۔ اور حاشیہ پر کامل تفسیر ہے۔ شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات، علمیات مضامین۔ حاشیہ۔ مجلد ۔۔

جیبی حمائل شریف مترجم

خوبصورت اور ۔۔۔ مجلد چرمی ۔۔ ہدیہ

ثنائی برقی پریس [illegible]

اردو، انگریزی، ہندی، گورمکھی ۔۔۔ چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بجائے خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

تفسیر واضح البیان اردو

(مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقۃً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے معارف اور نکات کو واضح کیا گیا ہے۔

کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۔۔۔ صفحات

قیمت بے جلد ۔۔ مجلد ۔۔

منگانے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

تفسیری فوائد سے مشتمل کرکے حاشیہ پر چھاپی گئی ہے۔ مجلد چرمی منقش۔ نہایت نفیس۔ ہدیہ ۔۔ روپے

قرآن شریف مترجم

[از] مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف۔ ہر اہل حدیث گھر میں ضرور موجود ہونا چاہیے۔ بہترین کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ ہدیہ ۔۔ روپے۔

قرآن شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی۔ حاشیہ ۔۔۔ ۔۔۔

کامل تفسیر۔ شروع میں مقدمہ سوانح عمری خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ حاشیہ۔ مجلد۔ ہدیہ ۔۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ ۔۔

حمائل شریف مترجم

از شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی مرحوم ہدیہ ۔۔ (ڈیڑھ روپیہ)

قرآن مجید مصری

۔۔ سطری مجلد باپٹہ ۔۔ مجلد ۔۔
۱۴ سطری ۔۔ ۔۔

ahmadimuslim.de